

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَبَ بِالصِّدْقِ
 إِذْ جَاءَهُ الْبَيِّنَاتُ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِي جَاءَ
 بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿٣٨﴾ لَهُمْ مَا
 يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ جَزَاؤُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٩﴾ لِيَكْفِرَ اللَّهُ
 عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ
 الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٤٠﴾ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ وَيُخَوِّتُونَكَ
 بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٤١﴾
 وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ
 ذِي انْتِقَامٍ ﴿٤٢﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ
 مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ
 ضُرِّيَّهِ أَوْ أَرَادَنِيَ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَتُ رَحْمَتِهِ قُلْ
 حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٤٣﴾ قُلْ لَيَقومُ
 أَعْمَلُوا عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۗ سَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٤٤﴾
 مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٤٥﴾

﴿32﴾ اس سے بڑھ کر ظالم کوئی نہیں جو اللہ تعالیٰ سے ایسی بات منسوب کرے جو اس کی شان کے لائق نہیں، جیسے شریک، بیوی اور اولاد۔ اس سے بڑا ظالم بھی کوئی نہیں جو اس وحی کو جھٹلائے جو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے۔ کیا اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کی لائی ہوئی وحی کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے جہنم میں ٹھکانا نہیں؟! کیوں نہیں، بلاشبہ ان کے لیے اس میں ٹھکانا اور مسکن یقیناً ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے جھوٹے، جھٹلانے والے کا ذکر کیا تو ساتھ ہی صادق تصدیق کرنے والے کا ذکر کیا، چنانچہ فرمایا:

﴿33﴾ انبیاء وغیرہ جو اپنے اقوال و افعال کے ساتھ سچا دین لائے اور اس پر ایمان لا کر اس کی تصدیق کی اور اس کے تقاضے پورے کیے تو یہ صحیح معنوں میں پرہیزگار لوگ ہیں جو اپنے رب کا حکم مانتے اور اس کے منع کیے ہوئے کام سے بچتے ہیں۔

﴿34﴾ ان کے لیے ان کے رب کے ہاں دائمی لذتیں ہیں جو وہ چاہیں گے۔ یہ بدلہ ہے نیوکاروں کے ان اچھے اعمال کا جو وہ اپنے خالق کی اطاعت میں اور اس کے بندوں کے ساتھ اچھے سلوک کی صورت میں کرتے رہے۔

﴿35﴾ تاکہ اللہ تعالیٰ گناہوں سے ان کے توبہ کرنے اور ان کے اپنے رب کی طرف رجوع کرنے کی وجہ سے ان کے وہ برے اعمال مٹا دے جو وہ دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانیوں کی صورت میں کرتے رہے اور جو نیک عمل وہ کرتے رہے، انہیں ان کا بہت اچھا بدلہ عطا فرمائے۔

﴿36﴾ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے محمد رسول اللہ ﷺ کو ان کے دینی و دنیاوی معاملے میں اور آپ کے دشمن سے آپ کا دفاع کرنے کے لیے کافی نہیں؟! کیوں نہیں، بلاشبہ وہ ضرور کافی ہے۔ اے رسول (ﷺ)! یہ اپنی جہالت اور بیوقوفی کی وجہ سے آپ کو ان بتوں سے ڈراتے ہیں جن کی وہ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کہ وہ آپ کو کوئی نقصان پہنچائیں گے۔ جسے اللہ تعالیٰ ذلیل کر دے اور ہدایت کی توفیق نہ دے تو اس کا کوئی ہادی نہیں

جو اسے ہدایت اور توفیق دے۔

﴿37﴾ اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق دے تو کوئی گمراہ کرنے والا اسے گمراہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کیا اللہ تعالیٰ سب پر غالب نہیں کہ کوئی اسے مغلوب نہیں کر سکتا۔ جو شخص اس کے ساتھ کفر کرے اور اس کی نافرمانی کرے، وہ اس سے انتقام لینے والا ہے؟! کیوں نہیں، یقیناً وہ سب پر غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔

﴿38﴾ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ ان مشرکوں سے پوچھیں: آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے: انہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ ان کے معبودوں کی بے بسی ان پر ظاہر کرنے کے لیے ان سے کہیں: مجھے ان بتوں کے بارے میں بتاؤ جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، اگر اللہ تعالیٰ مجھے کوئی نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کے نقصان سے مجھے بچانے کی طاقت رکھتے ہیں؟! یا میرا رب مجھے اپنی رحمت سے نوازا نا چاہے تو کیا یہ مجھ سے اس کی رحمت و مہربانی روک سکتے ہیں؟! ان سے کہہ دیں: مجھے اکیلا اللہ ہی کافی ہے۔ اپنے تمام معاملات میں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور بھروسہ کرنے والے اسی اکیلے پر بھروسہ کرتے ہیں۔

﴿39﴾ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے میری قوم! اللہ کے ساتھ شرک کی جس حالت کو تم نے پسند کیا ہے، تم اسی پر عمل کرتے رہو۔ بلاشبہ میں اپنے رب کے اس حکم پر عمل کر رہا ہوں جو اس نے مجھے دیا ہے اور وہ ہے اس کی توحید و دعوت دینا اور خالص اسی کی عبادت کرنا۔ بہت جلد تم ہر مسلک اور عقیدے کا انجام دیکھ لو گے۔

﴿40﴾ تم بہت جلد جان لو گے کہ دنیا میں کس پر عذاب آتا ہے جو اسے ذلیل و رسوا کرتا ہے اور آخرت میں ہمیشہ رہنے والے اور منقطع نہ ہونے والے عذاب کا حق دار کون ٹھہرتا ہے؟

﴿41﴾ فوائد: ﴿اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑنا اور اس کی ذات یا شریعت سے ایسی بات منسوب کرنا جو اس کی شان کے لائق نہیں، انتہائی خطرناک کام ہے۔

﴿اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی اس بات سے حفاظت فرمائی کہ آپ کے دشمن آپ کو کوئی نقصان پہنچائیں۔

﴿توحید الوہیت (ایک اللہ کا لائق عبادت ہونا) کے اقرار کے بغیر صرف توحید ربوبیت (ایک رب کا ہونا) کا اقرار انسان کو جہنم کے عذاب سے نجات نہیں دے سکتا۔

إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ فَمَنِ اهْتَدَىٰ
فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهِمَا ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ
بِوَكِيلٍ ۗ ٤١ ۝ اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ
تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فِيمَسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَ
يُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
يَتَفَكَّرُونَ ۗ ٤٢ ۝ أَمَّا اخْتِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ۖ قُلْ
أَوْ لَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ۗ ٤٣ ۝ قُلْ لِلَّهِ
الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۗ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ۗ ٤٤ ۝ وَإِذَا ذَكَرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ
لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذَكَرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ
يَسْتَبْشِرُونَ ۗ ٤٥ ۝ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَلِمِ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا
فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ ٤٦ ۝ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ
جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِنْ سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ۗ وَبَدَّ اللَّهُ مِنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ۗ ٤٧

41 اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے لوگوں کے لیے آپ پر حق کے ساتھ قرآن نازل کیا تاکہ آپ انہیں ڈرائیں، پھر جو سیدھی راہ پر آجائے، اس کی ہدایت کا فائدہ خود اسے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی ہدایت کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ وہ اس سے بے نیاز ہے۔ جو گمراہ ہوا، اس کی گمراہی کا وبال بھی خود اسی پر پڑے گا۔ اللہ پاک کو اس کی گمراہی کا کوئی نقصان نہیں۔ نہ آپ ان کے ذمے دار ہیں کہ آپ انہیں ہدایت پر مجبور کریں۔ آپ کی ذمہ داری صرف اس چیز کی تبلیغ ہے جس کے پہنچانے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔

42 اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو روحوں کو ان کی مدت ختم ہو جانے پر قبض کرتا ہے اور وہی نیند کے وقت ان روحوں کو قبض کرتا ہے جن کی مدت ختم نہیں ہوئی، پھر وہ جس پر موت کا فیصلہ کر دے، اسے روک لیتا ہے اور جس پر وہ موت کا فیصلہ نہیں کرتا، اسے محدود مدت تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے جو اس پاک رب کے علم میں ہے۔ بلاشبہ اس روح قبض کرنے، اسے چھوڑنے، مارنے اور زندہ کرنے میں غور و فکر کرنے والی قوم کے لیے اس بات کے یقینی دلائل ہیں کہ جو یہ سب کچھ کر سکتا ہے، وہ لوگوں کو ان کی موت کے بعد حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے اٹھانے پر بھی قادر ہے۔

43 یقیناً ان مشرکوں نے اللہ کے سوا اپنے بتوں کو سفارشی مقرر کر رکھا ہے جن سے وہ نفع کی امید رکھتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: کیا تم انہیں سفارشی بناتے ہو اگرچہ وہ تمہارے لیے اور خود اپنے لیے کوئی اختیار رکھتے ہوں نہ وہ عقل ہی رکھتے ہوں کیونکہ وہ تو ہٹوس جمادات ہیں جو کلام کرتے ہیں نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں اور نہ نفع و نقصان دینے کا اختیار رکھتے ہیں!؟

44 اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: ہر قسم کی سفارش کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے سامنے سفارش نہیں کر سکتا اور صرف اس کی سفارش کر سکتا ہے جس کی سفارش کرنا اللہ تعالیٰ پسند کرے۔

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اکیلے اسی کے لیے ہے، پھر قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا کے لیے تم سب کو اسی کی طرف لوٹنا یا جانے کا تو وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دے گا۔

45 جب اللہ اکیلے کا ذکر کیا جائے تو ان مشرکوں کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں جو آخرت اور اس میں ہونے والے حشر و نشر، حساب کتاب اور جزا و سزا پر ایمان نہیں رکھتے اور جب بتوں کا تذکرہ ہو جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں تو ان کے دل کھل کر خوش ہو جاتے ہیں۔

46 اے رسول (ﷺ)! آپ کہہ دیں: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو کسی پہلے نمونے کے بغیر پیدا کرنے والے! چھپے اور کھلے کے جاننے والے! تجھ پر ان میں سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ تو اکیلا ہی قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ دنیا میں اختلاف کرتے تھے تو حق والے اور باطل والے، نیز نیک بخت اور بد بخت کا واضح طور پر پتا چل جائے گا۔

47 بے شک جن لوگوں نے شرک اور گناہ کر کے خود پر ظلم کیا، اگر ان کے پاس زمین میں موجود تمام عمدہ چیزیں اور اموال وغیرہ ہوں اور ان کے ساتھ ان جیسا کئی گنا اور بھی ہو، تو وہ قبروں سے اٹھائے جانے کے بعد پیش آنے والے سخت عذاب کو دیکھ کر اس سے بچنے کے لیے یہ سب کچھ بطور فدیہ دے دیں لیکن وہ ان کے پاس نہیں ہوگا۔ بالفرض اگر ہو بھی تو وہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لیے اللہ کی طرف سے کئی طرح کا عذاب ظاہر ہوگا جس کی انہیں توقع بھی نہیں ہوگی۔

نوائد: موت اور دوبارہ اٹھانے جانے کو جاننے کے لیے نیند اور نیند سے اٹھنا روزانہ کے دو سبق ہیں۔

جب کافروں کے سامنے اکیلے اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو وہ گھٹن محسوس کرتے اور پریشان ہوتے ہیں کیونکہ اس سے ان کے لیے اللہ کے حکموں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جبکہ وہ اس سب سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

دنیا میں بخل اور کجوسی کے باوجود قیامت کے دن کافر اپنی ملکیت کی ہر چیز اپنی جان چھڑانے کے لیے بطور فدیہ دینے کے لیے تیار ہوگا اور وہ اس سے کسی طرح قبول نہیں کیا جائے گا۔

وَبَدَّاهُمْ سَيِّئَاتٍ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣٨﴾ فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا
خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ
وَالَّذِينَ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٤٠﴾ فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ
مَا كَسَبُوا وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ
مَا كَسَبُوا وَإِيَّاهُمْ بِعُجْرَتِنَا ﴿٤١﴾ أَوْ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
يُؤْمِنُونَ ﴿٤٢﴾ قُلْ يُعْبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ
لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا
إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٣﴾ وَإِنِّيُبَوِّأُ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلُمُوهُ لَمِن
قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿٤٤﴾ وَابْتَغُوا أَحْسَنَ
مَّا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ مِّن قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ
بَغْتَةً وَآنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾ أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يُحَسِّرُنِي عَلَىٰ
مَا فَرَطْتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنْتُ لَمِنَ السَّخِرِينَ ﴿٤٦﴾

﴿٤٨﴾ جو شرک و گناہ انھوں نے کیے تھے، ان کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور وہ عذاب انھیں گھیر لے گا جس سے انھیں جب دنیا میں ڈرایا جاتا تو وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

﴿٤٩﴾ جب کسی کافر انسان کو کوئی بیماری لگتی ہے یا غریبی وغیرہ گھیر لیتی ہے تو وہ ہم سے دعائیں کرتا ہے تاکہ ہم اس کی یہ مصیبت دور کر دیں، پھر جب ہم اسے صحت یا مال و دولت کی نعمت عطا کرتے ہیں تو کافر کہتا ہے: یہ تو اللہ نے مجھے صرف اس لیے دیا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ میں اس کا حقدار ہوں، حالانکہ صحیح بات یہ ہے کہ وہ اس کے لیے آزمائش اور ڈھیل ہے مگر کافروں کی اکثریت یہ نہیں جانتی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان پر جو انعامات کیے ہیں، وہ ان سے دھوکا کھا جاتے ہیں۔

﴿٥٠﴾ یقیناً ان سے پہلے کافر بھی یہی بات کہہ چکے ہیں مگر جو مال اور گھر انھوں نے بنائے تھے، وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آئے۔

﴿٥١﴾ جو شرک اور گناہ انھوں نے کیے تھے، ان برائیوں کی سزا انھیں مل کر رہی اور موجودہ کافروں میں سے جنھوں نے شرک اور گناہ کر کے خود پر ظلم کیا، انھیں بھی بہت جلد ان کی کمائی ہوئی برائیوں کی سزا اگلوں کی طرح ضرور ملے گی۔ وہ ہرگز اللہ تعالیٰ سے بھاگ نہیں سکیں گے اور نہ اس پر غالب آسکیں گے۔

﴿٥٢﴾ ان مشرکوں کے منہ جو آیا انھوں نے کہہ دیا، کیا انھیں یہ علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ آزمانے کے لیے جس کا چاہے رزق کھلا کر دیتا ہے کہ آیا وہ شکر کرتا ہے یا ناشکری، اور آزمانے کے لیے جس کا چاہے رزق تنگ کر دیتا ہے کہ کیا وہ صبر کرتا ہے یا اللہ کی تقدیر پر ناراضی ظاہر کرتا ہے؟! بلاشبہ رزق کی کمی بیشی کی ان مذکورہ باتوں میں ایمان والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے دلائل ہیں کیونکہ وہی دلیلوں اور نشانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اور جہاں تک کافروں کا تعلق ہے تو وہ ان دلائل سے منہ پھیر کر ان کے پاس سے گزر جاتے ہیں۔

﴿٥٣﴾ اے رسول (ﷺ)! میرے ان بندوں سے کہہ دیں جو اللہ کے ساتھ شرک کر کے اور گناہ کر کے حد سے بڑھ گئے: تم اللہ کی

رحمت اور اپنے گناہوں کو اس کے بخش دینے سے ناامید نہ ہو جاؤ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے جو اس کے حضور توبہ کرے۔ بلاشبہ وہ توبہ کرنے والوں کے سارے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت مہربان ہے۔

﴿٥٤﴾ توبہ اور نیک اعمال کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرمانبردار بن جاؤ، اس سے پہلے کہ تمہارے پاس قیامت کے دن عذاب آجائے، پھر تم اپنے بتوں یا اہل و عیال میں سے کسی کو نہ پاؤ جو عذاب سے چھڑانے میں تمہاری مدد کرے۔

﴿٥٥﴾ قرآن کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی اپنے رسول پر نازل کی ہوئی سب سے بہترین چیز ہے، چنانچہ اس کے حکموں کے مطابق عمل کرو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ جاؤ، اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں احساس بھی نہ ہو کہ تم توبہ کر کے اس کے لیے تیار ہو جاؤ۔

﴿٥٦﴾ یہ کر لو، ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص شدید ندامت اور پچھتاوے سے قیامت کے دن کہے: ہائے افسوس! اس کوتاہی پر جو اس نے کفر اور گناہوں پر قائم رہ کر اللہ کے معاملے میں کی اور اس بات پر جو وہ اہل ایمان و اطاعت کا مذاق اڑاتا رہا۔

❁ نوافل: کافروں کو نعمتیں ان کی رسی دراز کرنے کے لیے ملتی ہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر وسیع رحمت کرنے والا ہے۔

❁ نفع بخش ندامت وہ ہے جو دنیا میں ہو اور اس کے بعد سچی توبہ کی جائے۔

أَوْ تَقُولُ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٥٤﴾ أَوْ
 تَقُولُ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ
 الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٥﴾ بَلَى قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ
 وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ﴿٥٦﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا
 عَلَىٰ اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى
 لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٥٧﴾ وَيُنَادِي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ذٰلَآ
 يَسْمَعُهُمُ السُّوٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٥٨﴾ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ
 عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿٥٩﴾ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَ
 الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيٰتِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿٦٠﴾ قُلْ
 أَغْبِرَ اللَّهُ تَأْمُرُونِيٓ أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجٰهِلُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ
 أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ ۗ لَئِنِ اشْرَكْتَ
 لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿٦٢﴾ بَلِ اللَّهُ
 فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٦٣﴾ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ
 قَدْرِهِ ۗ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ
 مَطْوِيٰتٌ بِيَمِينِهِ ۗ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٤﴾

﴿57﴾ یا وہ شخص تقدیر کو دلیل بنائے اور کہے: اگر اللہ مجھے توفیق دیتا تو میں بھی پرہیزگار لوگوں میں سے ہوتا، اس کے حکم مانتا اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتا۔

﴿58﴾ یا جب وہ عذاب دیکھے تو یہ خواہش کرتے ہوئے کہے: کاش! کسی طرح دنیا کی طرف میرا لوٹ جانا ہوتا تو میں اللہ کے حضور توبہ کرتا اور ان لوگوں میں سے ہو جاتا جو نیک عمل کرنے والے ہیں۔

﴿59﴾ (کہا جائے گا): معاملہ ایسے نہیں جس طرح تو اب ہدایت کی خواہش کرتے ہوئے سمجھ رہا ہے۔ یقیناً تیرے پاس میری آیتیں آئیں مگر تو نے انہیں جھٹلادیا اور تکبر کیا۔ بلاشبہ تو اللہ تعالیٰ، اس کی آیتوں اور اس کے رسولوں سے کفر کرنے والوں سے بن گیا۔

﴿60﴾ قیامت کے دن تم ان لوگوں کو دیکھو گے جنہوں نے اللہ کے شریک اور اولاد بنا کر اس پر جھوٹ گھڑا، ان کے چہرے سیاہ ہوں گے جو ان کی بدبختی کی نشانی ہوگی۔ کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے سے تکبر کرنے والوں کے لیے جہنم میں ٹھکانا نہیں؟ کیوں نہیں، یقیناً ان کے لیے اس میں ٹھکانا ہے۔

﴿61﴾ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ان کی کامیابی والی جگہ جنت میں داخل کر کے عذاب سے بچالے گا جنہوں نے اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر تقویٰ اختیار کیا۔ انہیں عذاب نہیں چھوئے گا اور دنیا کی جو خوشیاں ان سے رہ گئیں، وہ ان پر ننگین نہیں ہوں گے۔

﴿62﴾ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے۔ اس کے سوا کوئی پیدا کرنے والا نہیں اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے، وہ اپنے معاملے کی تدبیر کرتا اور جیسے چاہے اس میں رد و بدل کرتا ہے۔

﴿63﴾ آسمانوں اور زمین کی خیرات کے خزانوں کی چابیاں صرف اسی کے پاس ہیں۔ وہ خیر اور بھلائی جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جس سے چاہے روک لیتا ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا، وہی گھانا پانے والے ہیں کیونکہ دنیا کی زندگی میں وہ ایمان سے محروم رہے اور آخرت میں وہ ہمیشہ کے لیے آگ میں جا میں گے۔

﴿64﴾ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو آپ کو اپنے بتوں کی عبادت کی طرف پھسلانے کی کوششیں کرتے ہیں: اے اپنے رب سے ناواقف جاہلو! کیا تم مجھے اللہ کے سوا غیروں کی عبادت کا کہتے ہو؟! اے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، لہذا میں اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کروں گا۔

﴿65﴾ اے رسول (ﷺ)! یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی اور آپ سے پہلے تمام انبیاء کی طرف بھی وحی کی کہ اگر آپ نے اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت کی تو وہ ضرور آپ کے نیک اعمال کا ثواب ضائع کر دے گا اور آپ دنیا میں اپنے دین کا نقصان کر کے گھانا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے اور آخرت میں عذاب کا شکار ہو کر نقصان اٹھائیں گے۔

﴿66﴾ بلکہ اے اللہ کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اس کے شکر گزاروں میں سے ہو جائیں ان نعمتوں پر جو اس نے آپ پر کی ہیں۔

﴿67﴾ مشرکوں نے اللہ کے ساتھ اس کی کمزور اور عاجز مخلوقات کو شریک کر کے اللہ کی صحیح معنوں میں تعظیم اور قدر نہیں کی اور اللہ کی قدرت و قوت سے غفلت برتی۔ اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ زمین قیامت کے دن اپنے اندر موجود پہاڑوں، درختوں، دریاؤں اور سمندروں سمیت اس کی مٹھی میں ہوگی اور ساتواں آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ پاک و برتر ہے ان چیزوں سے جو مشرک اس کے بارے میں کہتے اور عقیدہ رکھتے ہیں۔

نوائد: ﴿﴾ تکبر ایک بڑی اور منحوس صفت ہے جو حق تک پہنچنے سے روکتی ہے۔

﴿﴾ چہرے کی سیاہی قیامت کے دن بدبختی کی علامت ہوگی۔

﴿﴾ شرک تمام نیک اعمال کو برباد کر دینے والا گناہ ہے۔

﴿﴾ بغیر کسی تشبیہ اور مثال کے اللہ پاک کے لیے مٹھی اور دائیں ہاتھ کی صفات ثابت ہیں۔

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
 إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ﴿٧٨﴾
 وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِئَتْ بِالنَّبِيِّينَ
 وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٧٩﴾ وَوَقَّيْتُ
 كُلَّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٨٠﴾ وَسَيِّقُ
 الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ وَهَا فُتِحَتْ
 أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ
 يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ
 هَذَا قَالُوا ابْلِي وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٨١﴾
 قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا قَبَسَ مَثْوَى
 الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٨٢﴾ وَسَيِّقُ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا
 حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ وَهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا
 سَلِّمُوا عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴿٨٣﴾ وَقَالُوا
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَّهُ وَأَوْثَقْنَا الْأَمْرَ ض
 نَتَّبُوا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَمَلِينَ ﴿٨٤﴾

466

﴿68﴾ جس دن صور (زنگھا) پھونکنے پر مقرر فرشتہ اس میں پھونکے گا تو آسمانوں اور زمین والے سب مر جائیں گے، صرف وہی بچے گا جس کے بارے میں اللہ چاہے گا کہ وہ نہ مرے، پھر دوبارہ اٹھانے کے لیے فرشتہ ایک بار پھر اس میں پھونک مارے گا تو سب زندہ ہو جائیں گے اور کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کیا کرنے والا ہے۔

﴿69﴾ زمین روشن ہو جائے گی جب اللہ رب العزت اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے اپنا جلوہ دکھائے گا اور لوگوں کے اعمال کے رجسٹر پھیلا دیے جائیں گے، نبیوں کو حاضر کیا جائے گا اور محمد ﷺ کی امت کو انبیاء کے حق میں ان کی قوموں کے خلاف گواہی کے لیے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور اس دن ان پر ظلم نہ ہوگا، چنانچہ کسی انسان کی ایک برائی زیادہ کی جائے گی نہ ایک نیکی کم ہوگی۔

﴿70﴾ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے اچھے یا برے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ ان کے اچھے برے اعمال میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور اس دن وہ ضرور انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دے گا۔

﴿71﴾ فرشتے، اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کو مختلف ٹولوں میں جہنم کی طرف ذلیل کر کے ہانکیں گے، یہاں تک کہ جب وہ جہنم کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے نگہبان فرشتے جو اس پر مقرر ہیں، ان کے لیے اس کے دروازے فوراً کھول دیں گے اور ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے ان کے سامنے آکر ان سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہارے سامنے اپنے اوپر نازل ہونے والی تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں قیامت کے دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے کہ اس میں بڑا سخت عذاب ہے؟! کافر اپنے ہی خلاف اقرار و اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے: کیوں نہیں، یہ سب کچھ ہوا مگر عذاب کا حکم کافروں پر واجب ہو گیا اور ہم کافر تھے۔

﴿72﴾ انہیں ذلیل کرنے اور اللہ کی رحمت سے اور آگ سے کبھی نہ نکلنے سے مایوس کرنے کے لیے کہا جائے گا: جہنم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ، تمہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔ حق کے مقابلے میں تکبر اور سرکشی کرنے والوں کا ٹھکانا نہایت برا اور خراب ہے۔

﴿73﴾ جن مومنوں نے اپنے رب سے ڈر کر اس کے حکم مانے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آگئے تو انہیں فرشتے بڑی نرمی اور باعزت طریقے سے گروہ درگروہ جنت کی طرف لے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ جنت کے پاس آجائیں گے تو اس کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوئے ہوں گے اور وہاں پر مقرر فرشتے ان سے کہیں گے: تم ہر نقصان و تکلیف اور ناپسندیدہ چیز سے سلامتی میں ہو۔ تمہارے دل اور اعمال اچھے تھے، لہذا تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

﴿74﴾ مومن جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو کہیں گے: اللہ کا شکر ہے کہ جس نے اپنے رسولوں کی زبانی ہم سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ یقیناً اس نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہمیں جنت میں داخل کرے گا اور اس نے ہمیں جنت کی زمین کا وارث بنا دیا۔ ہم اس جنت میں جہاں چاہیں رہیں۔ ان عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے جو اپنے رب کے چہرے کی تلاش میں نیک عمل کرتے ہیں۔

نوائف: ﴿﴾ صور میں دوبار پھونکنے کا ثبوت ہے۔

﴿﴾ اس ذلت کا بیان جس سے کافروں کو واسطہ پڑے گا اور اس عزت و اکرام کا ذکر جس سے مومنوں کا استقبال کیا جائے گا۔

﴿﴾ اس بات کا اثبات کہ کافر ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور مومن ہمیشہ نعمتوں میں ہوں گے۔

﴿﴾ اچھا عمل اچھی جزا اور اچھے بدلے کا باعث بنے گا۔

وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ٤٠

وَرَبُّكَ الْوَكَارُؤُفُ الْمُنِيبُ ٤١

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ٤٢

لَحْمٍ ٤٣ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ٤٤ غَافِرِ الذَّنْبِ

وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّلُوعِ ٤٥ لِآلِهِ الْإِهْوَابِ

إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ٤٦ مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا

يَغْرُرُكَ تَقْلِبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ٤٧ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَ

الْحِزَابِ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ

لِيَأْخُذُوهُ وَجَادِلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتَهُمْ

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ٤٨ وَكَذَلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ

كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ٤٩ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ

حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ

لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ

لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ٥٠

75 اس دن فرشتے حاضر باش، عرش کے ارد گرد حلقہ باندھے اللہ تعالیٰ کو ان صفات سے پاک قرار دے رہے ہوں گے جو کافر اس کے بارے میں بیان کرتے ہیں اور جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ فرمائے گا اور وہ جسے عزت دینا چاہے گا، اسے عزت دے گا اور جسے عذاب دینا چاہے گا، عذاب دے گا اور کہہ دیا جائے گا: ساری تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام مخلوقات کا رب ہے، اس کے اس فیصلے پر جس کی رُو سے اس نے اپنے مومن بندوں پر رحمت فرمائی اور اپنے کافر بندوں کو عذاب سے دوچار کیا۔

سورۃ مؤمن کی ہے

سورت کے بعض مفاد: اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑا کرنے والوں کی حالت کا بیان اور ان کا رد۔

تفسیر: 1 ﴿حَم﴾ اس طرح کے حروف پر گفتگو سورۃ بقرہ کے آغاز میں گزر چکی ہے۔

2 محمد رسول اللہ ﷺ پر اتنے والے اس قرآن کا نازل فرمانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنے بندوں کی مصلحتیں خوب جانتا ہے۔

3 وہ گناہ گاروں کے گناہ معاف کرنے والا ہے۔ اپنے ان بندوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے جو اس کی طرف توجہ کریں۔ جو اپنے گناہوں سے توبہ نہ کرے، اسے سخت سزا دینے والا ہے۔ وہ برتر و مہربان اور احسان والا ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ قیامت کے دن سب بندوں کو اسی کی طرف لوٹنا ہے، پھر وہ انہیں اس کے مطابق بدلہ دے گا جس کے وہ حقدار ہیں۔

4 اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسولوں کی سچائی کے دلائل پیش کرنے والی آیتوں کے بارے میں صرف وہ لوگ جھگڑا کرتے ہیں جنہوں نے اپنی عقل کی خرابی کی وجہ سے اللہ کے ساتھ کفر کیا، لہذا آپ ان پر غم نہ کریں۔ ان کے پاس نعمتوں کی جو زیادتی اور مال کی کثرت ہے، وہ آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے۔ انہیں یہ ڈھیل ان کی سی دراز کرنے اور انہیں مزید پھسانے کے لیے ملی ہے۔

5 ان سے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا اور اسی طرح قوم نوح کے بعد کے گروہوں نے بھی جھٹلایا، چنانچہ عاد، ثمود، قوم لوط اور مدین والوں نے جھٹلایا اور فرعون نے بھی جھٹلایا۔ ان امتوں میں سے ہر امت نے اپنے رسول کو قتل کرنے کی غرض سے گرفتار کرنے کا ارادہ کیا اور اپنے باطل دلائل کے ذریعے سے جھگڑا کیا تاکہ اس کے ساتھ حق کو مٹائیں، پھر میں نے ان سب امتوں کو پکڑ لیا۔ سو غور کریں کہ میری طرف سے انہیں کیسی سزا ملی۔ یقیناً وہ بڑی سخت سزا تھی۔

6 جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان جھٹلانے والی امتوں کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا، اسی طرح اے رسول (ﷺ)! آپ کے رب کا حکم کافروں پر ثابت اور لاگو ہو گیا کہ وہ آگ والے ہیں۔

7 اے رسول (ﷺ)! جو فرشتے آپ کے رب کا عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے آس پاس ہیں، سب اپنے رب کی ان صفات سے پاکی بیان کرتے ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کے لیے دعا کرتے ہوئے یوں بخشش طلب کرتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرا علم اور رحمت ہر چیز سے وسیع ہے، لہذا تو ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور تیرے دین کی پیروی کی اور انہیں آگ کے عذاب میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھ۔

نوائف: اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کا شوق دلانا اور ساتھ ساتھ اس کی سزا کی سختی سے ڈرانا دعوت کا بہترین طریقہ ہے۔

دعا کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا اظہار کرتے ہوئے اس کی حمد و ثنا اور تسبیح و تحمید کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کی عزت و اکرام کہ اس نے فرشتوں کو اس کے لیے بخشش مانگنے پر لگا دیا۔

الْيَوْمَ تُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ إِنَّ اللَّهَ
 سَرِيعُ الْحِسَابِ ⑭ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْأَزْفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى
 الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ هُمْ بِالظَّالِمِينَ مِنْ حَبِيمٍ وَلَا شَفِيعَ
 يُطَاعُ ⑮ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ⑯
 وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا
 يَقْضُونَ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ⑰ أَوَلَمْ
 يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ
 كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي
 الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ
 مِنْ وَاقٍ ⑱ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ
 فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ⑲ وَلَقَدْ
 أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُبِينٍ ⑳ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَ
 هَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سِحْرٌ كَذَّابٌ ㉑ فَلَمَّا جَاءَهُمْ
 بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
 وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلٰلٍ ㉒

⑭ آج ہر نفس کو اس کے کیے ہوئے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اگر عمل اچھے ہوئے تو بدلہ بھی اچھا ہوگا اور اگر عمل برے ہوئے تو بدلہ بھی برا ہوگا۔ اس دن کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا کیونکہ فیصلہ کرنے والا اللہ ہوگا جو سراسر عدل ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا جلد حساب لینے والا ہے کیونکہ اس کے علم نے ان سب کا احاطہ کر رکھا ہے۔

⑮ اے رسول (ﷺ)! انھیں قیامت کے دن سے ڈرائیے، وہ قیامت جو بہت قریب ہے اور آیا ہی چاہتی ہے کیونکہ ہر آنے والی چیز قریب ہے۔ اس دن قیامت کی شدید دہشت کی وجہ سے دل اوپر اٹھ رہے ہوں گے حتیٰ کہ مونہوں کو آ رہے ہوں گے۔ وہ چپ چاپ کھڑے ہوں گے۔ کوئی ان میں سے کلام نہیں کرے گا، سوائے اس کے جسے رحمن اجازت دے۔ شرک اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کرنے والوں کا کوئی دوست اور قریبی نہیں ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارش ہوگا کہ اگر اسے سفارش کا موقع مل جائے تو اس کی بات مانی جائے۔

⑯ اللہ جانتا ہے جو دیکھنے والوں کی نگاہیں چپکے سے چراتی ہیں اور اسے بھی جانتا ہے جو سینوں نے چھپا رکھا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز بھی اس سے اوجھل نہیں۔

⑰ اللہ تعالیٰ عدل و انصاف سے فیصلہ فرمائے گا، چنانچہ وہ کسی کی نیکیوں میں کمی کر کے اس پر ظلم کرے گا نہ گناہوں میں اضافہ کر کے۔ مشرک اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں، وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کریں گے کیونکہ وہ کسی چیز کے مالک نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی باتیں سننے والا اور ان کی نیتیں اور ان کے عمل دیکھنے والا ہے اور وہ ضرور ان پر انھیں جزا دے گا۔

⑱ کیا یہ مشرک زمین میں چلے پھرے نہیں اور انھوں نے غورو فکر نہیں کیا کہ ان سے پہلے جھٹلانے والی امتوں کا انجام کیا ہوا۔ یقیناً ان کا انجام نہایت برا ہوا۔ وہ آتش قوت و طاقت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھیں اور انھوں نے زمین میں عمارتیں بنا کر ایسے نشانات چھوڑے جو نشانات ان مشرکوں نے بھی اس میں نہیں

چھوڑے، پھر اللہ نے انھیں ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور انھیں اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہ تھا۔

⑲ یہ عذاب ان پر صرف اس وجہ سے آیا کہ ان کے رسول ان کے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلائل اور کھلے معجزات لے کر آئے مگر انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسولوں کو جھٹلا دیا، چنانچہ ان کی قوت و طاقت کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انھیں پکڑ لیا اور ہلاک کر دیا۔ بلاشبہ وہ پاک رب نہایت قوت والا ہے اور جو اس کے ساتھ کفر کرے اور اس کے رسولوں کو جھٹلائے، اسے سخت عذاب دینے والا ہے۔

جب رسول اکرم ﷺ کو اپنی قوم کی تکذیب کا سامنا کرنا پڑا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوشخبری دینے کے لیے آپ کے سامنے موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ ذکر فرمایا کہ آخر کار آپ کی مدد کی جائے گی، چنانچہ فرمایا:

⑳ اور یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی واضح نشانیاں اور قطعی دلائل دے کر بھیجا۔

㉑ فرعون، اس کے وزیر ہامان اور قارون کی طرف تو انھوں نے کہا: موسیٰ جا دو گر ہے اور اپنے رسول ہونے کا جو اس کا دعویٰ ہے، اس میں بھی وہ جھوٹا ہے۔

㉒ پھر جب موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس اپنے سچے ہونے کے ثبوت میں واضح دلائل لے کر آئے تو فرعون نے کہا: جو اس پر ایمان لائے ہیں ان کے بیٹے قتل کر دو اور انھیں ذلیل کرنے کے لیے ان کی عورتوں (بیٹیوں) کو باقی رکھو۔ مومنوں کی تعداد کم کرنے کا حکم دے کر کافروں نے جو چال چلی، وہ ضائع اور بے کار گئی اور ان کی اس تدبیر کا کوئی اثر نہ ہوا۔

خواتین: آخرت کے دن کی یاد دہانی گناہوں سے دور کرنے کا سب سے بڑا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے عملوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے، خواہ وہ چھپے ہوں یا ظاہر۔

زمین میں چلنے پھرنے کا حکم اس لیے ہے کہ ہلاک ہونے والے مشرکوں کے حالات سے نصیحت اور عبرت حاصل کی جائے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَى وَلْيَدْعُ رَبَّهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفُسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ مُوسَى إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِيبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يَقَوْمِ لَكُمْ الْمَلِكُ الْيَوْمَ ظَهْرِيْنَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ يَتُّصِرْنَا مِنْ غَيْرِ اللَّهِ إِنْ جَاءَنَا قَالِ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَى وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَقَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَابِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَشُعُوبٍ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَيَقَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾

﴿26﴾ فرعون نے کہا: مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ (علیہ السلام) کو سزا دے کر قتل کر دوں اور اسے چاہیے کہ اپنے رب کو پکارے کہ وہ اسے مجھ سے بچالے اور مجھے کوئی پروا نہیں کہ وہ اپنے رب کو پکارے۔ بلاشبہ مجھے خطرہ ہے کہ جس دین پر تم ہو، یہ تمہارے اس دین کو بدل دے یا قتل و غارت اور بربادی کر کے زمین میں کوئی فساد کھڑا کر دے۔

﴿27﴾ جب موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنے بارے میں فرعون کی دھمکی کا علم ہوا تو انہوں نے کہا: بلاشبہ میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ اور حفاظت میں آتا ہوں دین حق اور ایمان سے تکیہ کرنے والے ہر اس شخص سے جو قیامت کے دن اور اس میں ہونے والے حساب کتاب اور جزا و سزا پر ایمان نہیں رکھتا۔

﴿28﴾ قوم فرعون کے اللہ پر ایمان رکھنے والے ایک آدمی نے ان کے موسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کرنے کے ارادے پر تنقید کرتے ہوئے کہا جبکہ اس نے قوم سے اپنا ایمان چھپا رکھا تھا: کیا تم ایک آدمی کو بغیر کسی جرم کے صرف اتنی بات پر قتل کرنے کے درپے ہو کہ اس نے کہا ہے کہ میرا رب اللہ ہے جبکہ وہ ایسے دلائل اور معجزات بھی تمہارے سامنے پیش کر چکا ہے جو اس کے اپنے دعوے میں سچے ہونے پر دلالت کرنے والے ہیں کہ وہ اپنے رب کا بھیجا ہوا ہے؟! فرض کرو اگر وہ جھوٹا بھی ہے تو اس کے جھوٹ کا نقصان اسے ہی ہوگا اور اگر وہ سچا ہو تو جس عذاب کا وہ تم سے وعدہ کر رہا ہے، اس کا کچھ نہ کچھ جلد تم پر آپڑے گا۔ بلاشبہ اللہ اس شخص کو حق کی توفیق نہیں دیتا جو اس کی حدود کو پھلانگنے والا اور اس پر اور اس کے رسولوں پر جھوٹ باندھنے والا ہو۔

﴿29﴾ اے میری قوم! آج تو بادشاہت تمہاری ہے کہ تم سرزمین مصر میں غالب ہو، پھر اگر موسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کرنے کی وجہ سے ہم پر اللہ کا عذاب آگیا تو ہمیں اس سے کون بچائے گا؟! فرعون نے کہا: میری رائے اور فیصلہ ہی قطعی ہے۔ میرا فیصلہ یہی ہے کہ شتر اور فساد دور کرنے کے لیے میں موسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کر دوں اور میں تمہیں درست اور جھٹلائی کی راہ ہی بتلا رہا ہوں۔

﴿30﴾ اس مومن نے اپنی قوم کی خیر خواہی کرتے ہوئے کہا: اگر تم نے ظلم و زیادتی سے موسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کر دیا تو مجھے خطرہ ہے کہ تم پر بھی ویسا ہی عذاب آجائے گا جیسا پہلے گروہوں پر آیا جو اپنے رسولوں کو تکلیف دینے کے لیے اکٹھے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا۔

﴿31﴾ جیسے کفر کرنے اور رسولوں کو جھٹلانے والوں کا حال ہوا، مثلاً: قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود اور جو ان کے بعد آئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے کفر اور اپنے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ اللہ اپنے بندوں پر کسی طرح کے ظلم کا ارادہ نہیں کرتا، وہ صرف ان کے گناہوں کی پوری پوری سزا دینے کے لیے انہیں عذاب دیتا ہے۔

﴿32﴾ اے میری قوم! مجھے تم پر قیامت کے دن کا بھی ڈر ہے جس دن لوگ قرابت داری یا مقام و مرتبہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو آواز دیں گے کہ شاید اس خوفناک مقام پر اس طرح آواز دینا ان کے کسی کام آجائے۔

نوائف: ﴿﴾ مومن کو اپنے رب کی پناہ لینے چاہیے تاکہ وہ اسے اس کے دشمنوں کے کفر و فریب سے بچائے۔

﴿﴾ کسی خاص مصلحت کے لیے یا باگاڑ سے بچنے کے لیے ایمان چھپانا جائز ہے۔

﴿﴾ از خود لوگوں کی خیر خواہی کرنا اہل ایمان کی صفات میں سے ہے۔

يَوْمَ تُولُونُ مُدْبِرِينَ مَّا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ وَمَنْ يُضِلِلِ
 اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝۳۲ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ
 بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكِّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قَلْبُكُمْ
 لَنْ تَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ
 مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ ۝۳۳ الَّذِينَ يَجَادُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَنٍ
 أَتَاهُمْ كِبْرٌ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ يُطْعَمُ
 اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبٍ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٌ ۝۳۴ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَٰمُنُ ابْنِ
 لِي صِرْحًا لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ۝۳۵ أَسْبَابَ السَّمَوَاتِ فَأَطَّلِعَ
 إِلَىٰ آلِ اللَّهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا وَكَذَلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ
 عَمَلِهِ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ ۝۳۶ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ ۝۳۷
 وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اتَّبِعُونِ أَهْدِيكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝۳۸
 يَوْمَ إِنَّمَا هِيَ دَارُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ
 الْقَرَارِ ۝۳۹ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَمَنْ
 عَمِلَ صَالِحًا مِمَّنْ ذَكَرْنَا وَأَنْتُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ
 يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْمَوْنَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۴۰

33 جس دن آگ کے خوف سے تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے، تمہیں اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور جسے اللہ تعالیٰ رسوا کر دے اور ایمان کی توفیق نہ دے تو کوئی رہنما اسے ہدایت نہیں دے سکتا کیونکہ ہدایت کی توفیق صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

34 یقیناً موسیٰ (علیہ السلام) سے پہلے یوسف (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کی توحید کے واضح دلائل تمہارے پاس لائے مگر جو کچھ وہ لائے، تم اس کے بارے میں شک و شبہ میں مبتلا رہے اور اسے جھٹلاتے رہے حتیٰ کہ جب وہ فوت ہو گئے تو تمہارے شکوک و شبہات مزید بڑھ گئے اور تم نے کہا: اللہ تعالیٰ ان کے بعد کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ جس طرح تم حق سے گمراہ ہوئے، اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو گمراہ کرتا ہے جو اللہ کی حدوں سے گزرنے والا اور اس کی وحدانیت میں شک کرنے والا ہو۔

35 جو لوگ اللہ کی آیتوں کو باطل قرار دینے کے لیے ان میں، اپنے پاس موجود کسی حجت اور دلیل کے بغیر جھگڑتے ہیں، ان کا یہ جھگڑا اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والوں کے لیے بہت بڑی ہیرا پھری اور ناراضی کی چیز ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے جو ہماری آیتوں کو باطل قرار دینے کے لیے ان میں جھگڑتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر حق سے تکبر کرنے والے سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے، پھر وہ درست اور صحیح بات تک پہنچ سکتا ہے نہ جھلائی کی طرف راہ پاتا ہے۔

36 فرعون نے اپنے وزیر ہامان سے کہا: اے ہامان! میرے لیے بلند و بالا محل بنانا تاکہ میں راستوں تک پہنچوں۔

37 تاکہ میں ان راستوں تک پہنچوں جو آسمانوں کی طرف لے جاتے ہیں اور موسیٰ (علیہ السلام) کے اس معبود کو دیکھوں جس کے بارے میں وہ سمجھتا ہے کہ وہ معبود برحق ہے۔ بلاشبہ میرا خیال ہے کہ موسیٰ اپنے اس دعوے میں جھوٹا ہے۔ اسی طرح فرعون کی بدکرداریاں اس کے لیے سجادگی گئیں جب اس نے ہامان سے

مطالبہ کیا جو بھی مطالبہ کیا اور اسے حق کے راستے سے پھیر کر گمراہی کی راہوں پر ڈال دیا گیا۔ فرعون نے اپنے باطل کے اظہار اور موسیٰ (علیہ السلام) کے لائے ہوئے حق کو ختم کرنے کے لیے جو جو حیلے کیے، وہ سب بیکار گئے کیونکہ اس کا انجام ناکامی اور اپنی ہر کوشش میں نامرادی تھا اور ایسی بدبختی اس کے ساتھ چمٹی جو کبھی اس سے جدا نہ ہوگی۔

38 فرعون کی قوم کے مومن شخص نے اپنی قوم کی خیر خواہی کرتے ہوئے اور راہ حق کی طرف ان کی راہنمائی کرتے ہوئے کہا: اے میری قوم! میری پیروی کرو، میں تمہیں سیدھا راستہ بتاتا ہوں اور حق کی طرف تمہاری راہنمائی کرتا ہوں۔

39 اے میری قوم! دنیا کی یہ زندگی صرف ختم ہونے والی لذتوں سے فائدہ اٹھانے کا نام ہے، اس لیے اس کا ختم ہونے والا ساز و سامان تمہیں کسی دھوکے میں مبتلا نہ کر دے اور بلاشبہ آخرت کا گھر اپنی نہ ختم ہونے والی ہمیشگی نعمتوں کے باعث مستقل ٹھہرنے کا گھر ہے، لہذا تم اس کے لیے اللہ کی اطاعت کے کام کرو اور آخرت کے لیے عمل چھوڑ کر اپنی دنیا کی زندگی میں مصروف رہنے سے بچو۔

40 جس نے کوئی بر عمل کیا تو اسے اس کے برے عمل کی مثل سزا ہوگی اور اسے اس سے زیادہ عذاب نہیں دیا جائے گا۔ جس نے کوئی نیک عمل کیا جس سے اس کا مقصد اللہ کی رضامندی، عمل کرنے والا مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہو، تو ان اچھی اور قابل تعریف صفات والے یہ لوگ قیامت کے دن جنت میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں کبھی نہ ختم ہونے والی دائمی نعمتوں اور پھلوں کی صورت میں جو کچھ محفوظ کر رکھا ہے، وہ اس میں سے انہیں بغیر حساب کے رزق دے گا۔

نوٹ: حق کو جھٹلانے اور باطل کو ثابت کرنے کے لیے جھگڑنا ایک بری عادت ہے اور یہ گمراہ لوگوں کی علامت ہے۔ تکبر، راہ حق کی طرف ہدایت پانے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ حق کو ختم کرنے کے لیے کافروں کے حیلے اور مکر و فریب ناکام ہیں۔ آخرت کی تیاری کرنا اور دنیا کی وجہ سے اس سے غافل نہ ہونا فرض ہے۔

وَيَقَوْمٌ مَّا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى التَّجْوَةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ ﴿٤١﴾
 تَدْعُونَنِي لِأَكْفَرُ بِاللَّهِ وَأَشْرِكُ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۚ
 وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾ لِأَجْرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي
 إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنْ مَرَدَّنَا
 إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ السُّرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ﴿٤٣﴾ فَسَتَدَّ كُرُونُ
 مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأَفِوضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ
 بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقَّهُ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مَّا مَكْرُوهًا وَوَحَاقَ
 بِأَلْفِرْعَوْنَ سُوءَ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا
 غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ
 فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَإِذْ يَتَحَايَجُونَ فِي النَّارِ
 فَيَقُولُ الضُّعْفُؤُا الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ
 تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾
 قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْحَكَمَ
 بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ
 ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾

﴿٤١﴾ اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور نیک عمل کر کے دنیا و آخرت کی زندگی میں گھائے سے نجات پانے کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کی نافرمانی کی دعوت دے کر آگ میں داخل ہونے کی طرف بلاتے ہو؟!

﴿٤٢﴾ تم مجھے اپنے باطل نظریات کی طرف بلاتے ہوتا کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ ان غیروں کی عبادت کروں جن کی اللہ کے ساتھ عبادت کے صحیح ہونے کا مجھے علم نہیں، حالانکہ میں تمہیں اس اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہوں جو سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غلبہ نہیں پاسکتا، ایسا جتنے والا ہے کہ اس کی بخشش اپنے بندوں کے لیے بہت بڑی ہے۔

﴿٤٣﴾ حقیقت یہ ہے کہ جس پر ایمان لانے اور جس کی اطاعت کرنے کی تم مجھے دعوت دیتے ہو، اس کی تو کوئی دعوت ایسی ہے ہی نہیں جس کی طرف دنیا اور آخرت میں حق کے ساتھ بلا یا جائے اور نہ وہ پکارنے والے کی دعا قبول کرتا ہے۔ یقیناً ہم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے اور بلاشبہ کفر اور گناہوں میں حد سے بڑھنے والے ہی دوزخی ہیں جنہیں قیامت کے دن ہر صورت میں آگ میں داخل ہونا ہے۔

﴿٤٤﴾ مگر انہوں نے اس کی نصیحتوں کو رد کر دیا تو اس نے کہا: عنقریب تم میری ان نصیحتوں کو یاد کرو گے جو میں نے تمہیں کی ہیں اور انہیں قبول نہ کرنے پر حسرت و افسوس کرو گے۔ میں اپنے تمام معاملات اکیلے اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں۔ بلاشبہ بندوں کے اعمال میں سے کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں۔

﴿٤٥﴾ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے ان کے کمزور فریب اور ان کی ہر سازش سے محفوظ رکھا جب انہوں نے اسے قتل کرنا چاہا اور فرعونوں کو سمندر میں غرق ہونے کے عذاب نے گھیر لیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے تمام لشکروں کو دنیا ہی میں غرق کر دیا۔ ﴿٤٦﴾ ان کی موت کے بعد ان کی قبروں میں انہیں صبح و شام آگ کے سامنے لایا جاتا ہے اور قیامت کے دن ان سے کہا جائے گا:

فرعون کے پیروکاروں کو سخت ترین اور بڑے عذاب میں ڈالو، کیونکہ وہ کفر کرتے، رسولوں کو جھٹلاتے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے۔

﴿٤٧﴾ اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب دوزخ میں جانے والے پیروکار اور جن کی پیروی کی گئی، وہ آپس میں جھگڑیں گے تو کمزور پیروکار اپنے متکبر پیشواؤں سے کہیں گے: ہم تو دنیا میں گمراہی میں تمہارے پیروکار تھے تو کیا اب تم ہمارے عذاب کا کچھ بوجھ اٹھا کر ہمارے کچھ کام آسکتے ہو؟!

﴿٤٨﴾ متکبر پیشوا کہیں گے: بلاشبہ ہم، چاہے پیروکار ہوں یا پیروی کیے جانے والے، سب آگ میں ہیں اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کے عذاب کا کوئی حصہ نہیں جھیلے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا ہے اور ہر ایک جس عذاب کا مستحق تھا، وہ اسے دے دیا ہے۔

﴿٤٩﴾ آگ میں عذاب دیے جانے والے پیروکار اور وہ جن کی پیروی کی گئی، جب آگ سے باہر نکلنے اور توبہ کے لیے دنیا میں دوبارہ جانے سے ناامید ہو جائیں گے تو آگ پر مقرر فرشتوں سے درخواست کریں گے: تم اپنے رب سے دعا کرو، وہ ہم سے اس ہمیشہ کے عذاب میں ایک دن کے لیے تخفیف کر دے۔

خواتم: اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسے کی بڑی اہمیت ہے۔

حق کی طرف بلانے والے کے اپنے دشمن کے کمزور فریب سے نجات پانے کا بیان ہے۔

برزخ (قبر) کا عذاب ثابت ہے۔

کافر آگ سے راحت پانے کا کوئی بھی سہارا تلاش کریں گے، خواہ تھوڑی مدت کے لیے ہی انہیں سکون مل جائے لیکن ایسا کبھی ممکن نہ ہوگا۔

قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمُ رُسُلِكُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَىٰ
 قَالُوا فَاذْعُوا وَمَا دُعَاؤُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِي ضَلٰلٍ ۝۵۰
 اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
 وَيَوْمَ يَقُوْمُ الشَّهَادُ ۝۵۱ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّٰلِمِيْنَ
 مَعٰذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝۵۲ وَلَقَدْ
 اَتَيْنَا مُوسٰى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْ اِسْرٰءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝۵۳
 هُدٰى وَّذِكْرٰى لِاَوْلٰى الْاَلْبَابِ ۝۵۴ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ
 اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِدُنْيٰكَ وَسِبْءِ بِحَمْدِ رَبِّكَ
 بِالْعَشِيِّ وَالْاَبْكَارِ ۝۵۵ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيَةِ
 اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتَهُمْ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمُ الْاَكْبَرُ
 مَا هُمْ بِبَالِغِيْهِ فَاَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ
 الْبَصِيْرُ ۝۵۶ لَخَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرَ مِنْ خَلْقِ
 النَّاسِ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۵۷ وَمَا
 يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرَةُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
 عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمَسِيْءُ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۵۸

۵۰ جنم کے دارونمے کافروں کی درخواست رد کرتے ہوئے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہارے رسول معجزات اور کھلے دلائل لے کر نہیں آتے رہے؟ کافر کہیں گے: کیوں نہیں، وہ ہمارے پاس معجزات اور واضح دلائل لے کر آتے رہے۔ فرشتے ان کی تحقیر کرتے ہوئے کہیں گے: پھر تم خود ہی دعا کرو، ہم تو کافروں کی سفارش نہیں کرتے اور کافروں کی دعا محض بے اثر اور ضائع جائے گی کیونکہ ان کے کفر کی وجہ سے ان کی دعا اور پکار قبول نہیں ہوگی۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کا قصہ اور دنیا و آخرت میں اس کا اور اس کے پیروکاروں کا انجام ذکر کیا تو رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کا معاملہ بھی بیان فرمایا، نیز دنیا و آخرت میں اللہ کی جس مدد کے وہ حق دار ٹھہرے، اس کا ذکر بھی کیا، چنانچہ فرمایا:

۵۱ یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، دنیا میں بھی مدد کریں گے اس طرح کہ وہ دلائل اور حجت میں غالب رہیں گے اور دشمن کے مقابلے میں ان کی امداد و حمایت ہوگی اور قیامت کے دن انہیں جنت میں داخل کر کے اور دنیا میں جو ان کے مخالف تھے، انہیں دوزخ میں ڈال کر ان کی مدد کریں گے۔ یہ اس گواہی کے بعد ہوگا جو انبیاء، فرشتے اور اہل ایمان دیں گے کہ تبلیغ دین کا فریضہ صحیح طور پر ادا ہوا تھا اور امتوں نے جھٹلایا تھا۔

۵۲ جس دن کفر اور گناہ کر کے خود پر ظلم کرنے والوں کا اپنے ظلم کا عذر پیش کرنا کسی کام نہ آئے گا اور اس دن انہیں اللہ کی رحمت سے دھتکار دیا جائے گا اور دردناک عذاب ہونے کی وجہ سے آخرت میں ان کا گھر نہایت برا ہوگا۔

۵۳ بلاشبہ یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ایسا علم عطا کیا جس کے ذریعے سے بنی اسرائیل حق کی راہ پاتے تھے اور ہم نے تورات کو اور اہل بیت میں منتقل ہونے والی کتاب بنایا جو بنی اسرائیل میں نسل در نسل پہنچتی رہی۔ ۵۴ وہ راہ حق کی طرف راہنمائی کرنے والی اور صحیح سالم عقل رکھنے والوں کو نصیحت کرنے والی ہے۔

۵۵ سوائے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو اپنی قوم کے جھٹلانے اور تکلیفیں دینے کا جو سامنا ہے، اس پر صبر کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے مدد و نصرت کا جو وعدہ کیا ہے، وہ برحق ہے جس میں کوئی شبہ و شبہ نہیں۔ اپنے گناہ کی معافی مانگتے رہیں اور صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہیں۔

۵۶ بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے کے لیے بغیر کسی دلیل اور حجت کے جو ان کے پاس اللہ کی طرف سے آئی ہو، ان آیات کے بارے میں جھگڑتے ہیں، وہ صرف حق کے خلاف تکبر اور اس پر غلبہ پانے کی غرض سے ایسا کرتے ہیں۔ وہ حق پر غالب آنے کے اپنے ان ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے، چنانچہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اللہ کی پناہ طلب کرتے رہیں۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا اور ان کے اعمال خوب دیکھنے والا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں اور وہ انہیں ان اعمال و اقوال کا بدلہ ضرور دے گا۔

۵۷ یقیناً آسمانوں اور زمین کے حجم اور ان دونوں کی وسعت کے ساتھ انہیں پیدا کرنا انسانوں کے پیدا کرنے سے بڑا کام ہے، چنانچہ وہ جس نے ان دونوں کو ان کے اتنے زیادہ حجم اور وسعت کے باوجود پیدا کیا، وہ لوگوں کا محاسبہ کرنے اور انہیں جزا و سزا دینے کے لیے قبروں سے زندہ کر کے اٹھانے پر بھی قادر ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے، اس لیے وہ اس سے نصیحت و عبرت حاصل نہیں کرتے اور اس کے واضح اور روشن ہونے کے باوجود اسے دوبارہ جی اٹھنے کی دلیل نہیں بناتے۔

۵۸ اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اور نہ وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کے رسولوں کی تصدیق کی اور نیک اعمال کیے، ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں جو فاسد عقیدے اور گناہوں کی صورت میں برے اعمال کرتے ہیں۔ تم کم ہی نصیحت حاصل کر رہے ہو کیونکہ اگر تم نصیحت حاصل کرتے تو تمہیں دونوں گروہوں کا فرق اچھی طرح معلوم ہو جاتا اور تم اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ان لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرتے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے۔

نوائف: اللہ تعالیٰ کا اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی مدد کرنا، اس کا دلوک دستور اور اس قانون ہے۔ ظالم کا قیامت کے دن عذر پیش کرنا اسے فائدہ نہیں دے گا۔ باطل کا سامنا کرنے میں صبر کی بڑی اہمیت ہے۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش دلیل ہے دوبارہ اٹھائے جانے کی کیونکہ جس نے اتنی بڑی چیزیں پیدا کی ہیں، وہ انسان کو دوبارہ زندگی دینے پر بھی قادر ہے جو ان سے کہیں کم تر ہے۔

إِنَّ السَّاعَةَ لَأْتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٩﴾ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دُخْرَيْنَ ۗ إِنَّ اللَّهَ الذَّمِّي جَعَلَ لَكُمْ الْيَلَّ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارُ مُبْصِرًا إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦٠﴾ ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَآتَىٰ تَوْفِكُونَ ﴿٦١﴾ كَذَلِكَ يُؤْفِكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٦٢﴾ اللَّهُ الذَّمِّي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُورَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَرَّكُوا لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٣﴾ هُوَ الْحَيُّ لَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٤﴾ قُلْ إِنِّي نُهَيْتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِي الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٥﴾

﴿٥٩﴾ بلاشبہ قیامت جس میں اللہ تعالیٰ مردوں کو حساب کتاب اور بدلہ دینے کے لیے اٹھائے گا، وہ ہر صورت میں ضرور آنے والی ہے، اس کے آنے میں کوئی شک و شبہ نہیں لیکن لوگوں کی اکثریت اس کے آنے پر ایمان نہیں رکھتی، اس لیے وہ اس کی تیاری بھی نہیں کرتے۔

﴿٦٠﴾ اے لوگو! تمہارے رب نے کہا ہے: تم مجھے عبادت میں یکتا مانو اور مجھ ہی سے مانگو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا، تم سے درگزر کروں گا اور تم پر رحم کروں گا۔ بلاشبہ جو لوگ خالص میری عبادت کرنے سے تکبر اور سرکشی کرتے ہیں، وہ ضرور قیامت کے دن ذلیل و رسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

﴿٦١﴾ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے تمہارے لیے رات کو تاریک بنایا تاکہ تم اس میں راحت و سکون حاصل کرو اور اس نے دن کو روشن اور چمکتا ہوا بنایا تاکہ تم اس میں کام کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر عظیم فضل و کرم کرنے والا ہے جب اس نے ان پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں کی بارش کی لیکن لوگوں کی اکثریت اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے ان انعامات پر اس کا شکر ادا نہیں کرتی۔

﴿٦٢﴾ یہ اللہ جس نے تم پر اپنے انعامات کر کے فضل و احسان کیا، وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، اس کے سوا کوئی پیدا کرنے والا نہیں اور اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تو تم اس کی عبادت چھوڑ کر ان کی عبادت کی طرف کیسے پھر جاتے ہو جو نفع کے مالک ہیں نہ نقصان کے۔

﴿٦٣﴾ جس طرح ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس اکیلے کی عبادت کرنے سے پھیرا گیا ہے، اسی طرح ہر زمانے میں اور ہر جگہ اس شخص کو اس سے پھیر دیا جائے گا جو اللہ کی توحید کی دلیل بننے والی آیات الہی کا انکار کرے گا، چنانچہ وہ حق کی راہ نہیں پائے گا اور نہ اسے سیدھی راہ کی توفیق ملے گی۔

﴿٦٤﴾ اے لوگو! اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے ایک ایسا خطہ بنایا جو تمہارے اس پر پھرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے اور اس نے آسمان کو تمہارے اوپر مضبوط چھت بنایا جو

گرنے سے محفوظ ہے۔ اس نے تمہاری ماؤں کے رحموں میں تمہاری شکل و صورت بنائی اور تمہاری صورت بہت اچھی بنائی اور تمہیں حلال اور پاکیزہ کھانے کی چیزیں عطا کیں۔ تمہیں یہ سب نعمتیں دینے والا وہ اللہ ہے جو تمہارا رب ہے۔ بہت ہی برکتوں والا ہے اللہ جو تمام مخلوقات کا رب ہے اور اس کے سوا ان کا کوئی رب نہیں۔

﴿٦٥﴾ وہ زندہ ہے جسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، لہذا اس اکیلے کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اسی کی عبادت کرو اور اسے ہی پکارو اور اس کی مخلوقات میں سے کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کرو۔ تمام خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔

﴿٦٦﴾ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ مجھے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے کہ میں اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کی عبادت کروں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، جو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان، جبکہ میرے پاس ان کی عبادت کے باطل ہونے کے واضح دلائل اور ثبوت آچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں صرف اسی کی عبادت کروں اس کا فرما تمہارا ربوں کیونکہ وہی تمام مخلوقات کا رب ہے، اس کے سوا ان کا کوئی رب نہیں۔

نوائف: ﴿٦٥﴾ دعا بھی عبادت کے مفہوم میں شامل ہے، جو صرف اللہ سے ہونی چاہیے کیونکہ دعائیں عبادت ہے۔

﴿٦٦﴾ اللہ کی نعمتوں کا تقاضا ہے کہ بندے اس کے شکر گزار بنیں۔

﴿٦٧﴾ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت ”حیات“ ہمیشہ کے لیے ثابت ہے۔

﴿٦٨﴾ عمل میں اخلاص کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تَرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ
 ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشَدَّكُمْ ثُمَّ لَتَكُونُوا شِيُوخًا
 وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ
 تَعْقِلُونَ ﴿٤٥﴾ هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا
 يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٤٦﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي
 آيَةِ اللَّهِ الَّتِي يُصَرِّفُونَ ﴿٤٧﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِأَنَّ
 أَرْسَلْنَا بِهِ رَسُولَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٤٨﴾ إِذِ الْأَعْلَىٰ فِي
 أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلْسِلُ يُسْحَبُونَ ﴿٤٩﴾ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي
 النَّارِ يُسْجَرُونَ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ آيِنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٥١﴾
 مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَلْ لَمْ نَكُنْ نَدْعُوا مِنْ
 قَبْلُ شَيْئًا كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ﴿٥٢﴾ ذَلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
 تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٥٣﴾
 ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبئسَ مَثْوًى
 الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٥٤﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَمَا نَزَرْنَا بِكَ
 بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَقَّيْتِكَ فَالْيَنَّا يُرْجَعُونَ ﴿٥٥﴾

﴿٤٥﴾ وہی ہے جس نے تمہارے باپ آدم (علیہ السلام) کو مٹی سے پیدا کیا، پھر اس کے بعد تمہاری پیدائش کا سلسلہ نطفے سے آگے بڑھایا، پھر نطفے کے بعد خون کے لوٹھڑے سے، پھر اس کے بعد وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے چھوٹے بچوں کی صورت میں نکالتا ہے، پھر تمہیں بڑھاتا ہے تاکہ تم اپنی جسمانی اور بدنی قوت کے کمال کو پہنچ جاؤ اور آخر کار بڑے ہو کر بوڑھے ہو جاؤ۔ تم میں سے بعض اس سے پہلے ہی مر جاتے ہیں اور وہ تمہیں چھوڑ دیتا ہے تاکہ تم اس مقرر مدت تک پہنچ جاؤ جو اللہ کے علم میں ہے۔ تم اس میں کمی بیشی نہیں کر سکتے اور تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی قدرت اور توحید کے بارے میں ان دلائل و معجزات سے فائدہ اٹھاؤ۔

﴿٤٦﴾ اسی اکیلے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہاتھ میں زندہ کرنا ہے اور وہی ہے جس کے ہاتھ میں موت دینا ہے۔ جب وہ کسی معاملے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس معاملے کے بارے میں بس اتنا کہتا ہے: ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے۔

﴿٤٧﴾ اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیتوں کے واضح ہونے کے باوجود انہیں جھٹلاتے ہوئے ان کے بارے میں ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔ یقیناً آپ ان کے حال پر حیران ہوتے ہیں جبکہ وہ حق کے واضح ہونے کے باوجود اس سے منہ پھیرتے ہیں۔

﴿٤٨﴾ جن لوگوں نے قرآن کو اور جو حق ہم نے اپنے رسولوں کو دے کر بھیجا، اس کو جھٹلایا۔ یہ جھٹلانے والے اپنے جھٹلانے کا انجام جلد جان لیں گے اور اپنا برا خاتمہ دیکھ لیں گے۔

﴿٤٩﴾ وہ اس کا انجام اس وقت جان لیں گے جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے، ان کے پاؤں میں زنجیریں ہوں گی اور عذاب کے فرشتے انہیں گھسیٹ رہے ہوں گے۔

﴿٥٠﴾ وہ انہیں سخت کھولتے ہوئے گرم پانی میں گھسیٹیں گے اور پھر وہ آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔

﴿٥١﴾ پھر ان کی ڈانٹ ڈپٹ اور سرزنش کے لیے ان سے کہا جائے گا: تمہارے وہ من گھڑت معبود کہاں ہیں جن کی عبادت کر کے تم

نے شرک کیا؟!

﴿٥٢﴾ جو اللہ کے سوا تمہارے بتوں میں سے تھے جو نفع و نقصان نہیں دے سکتے تھے؟! کافر کہیں گے: وہ تو ہم سے گم ہو گئے اور ہمیں نظر نہیں آرہے بلکہ ہم دنیا میں کسی ایسی چیز کی عبادت نہیں کرتے تھے جو عبادت کی حق دار ہو۔ جس طرح یہ حق سے گمراہ کیے گئے، اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں اور ہر جگہ کافروں کو حق سے گمراہ کرتا ہے۔

﴿٥٣﴾ ان سے کہا جائے گا: یہ عذاب جو تم جھیل رہے ہو، یہ تمہاری اس خوشی کے باعث ہے جو تم اپنے شرک کی بنا پر کرتے تھے اور پھولے نہ ساتے ہوئے اترتے تھے۔

﴿٥٤﴾ تم جہنم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ، اس حال میں کہ تمہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔ سو حق سے منہ موڑنے والے مغروروں کا ٹھکانا نہایت برا ہے۔

جب رسول اکرم ﷺ نے اپنی قوم کی طرف سے جو بھی تکلیفیں برداشت کیں، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر کرنے کا حکم دیا اور آپ سے مدد و نصرت کا وعدہ کر کے آپ کو تسلی دی، چنانچہ فرمایا:

﴿٥٥﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ اپنی قوم کے تکلیف پہنچانے اور جھٹلانے پر صبر کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے مدد کا جو وعدہ کیا ہے، وہ برحق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ ہم نے انہیں عذاب کے جو وعدے دے رکھے ہیں، اس کا کچھ حصہ ہم اگر آپ کو آپ کی زندگی میں دکھائیں، جیسا کہ بدر کے دن ہوا، یا ہم اس سے پہلے آپ کو فوت کر لیں، تو قیامت کے دن وہ ہمارے اکیلے ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے، پھر ہم انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے انہیں آگ میں داخل کریں گے۔

نوائے: مختلف مرحلوں سے گزار کر درجہ بدرجہ پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے جس سے لوگ اپنی زندگیوں میں درجہ بدرجہ ترقی کرنا سیکھتے ہیں۔

❁ باطل پر اترنا اور خوش ہونا نہایت برا کام ہے۔

❁ تمام لوگوں، بالخصوص دعوت کا کام کرنے والوں کی زندگیوں میں صبر کی بڑی اہمیت ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ
 وَمِنْهُمْ مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ
 بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ فَمَنْ لَّيْسَ بِالْحَقِّ
 وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ۗ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْإِنْعَامَ
 لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۗ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَ
 لَتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَى الْفُلْكِ
 تُحْمَلُونَ ۗ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنْكِرُونَ ۗ ۸۱
 أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
 الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرًا مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَ
 أَثَرًا فِي الْأَرْضِ فَمَا عَتَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۗ ۸۲
 فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ
 وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۗ ۸۳ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا
 قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحَدَاهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ۗ ۸۴
 فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سَدَّتْ اللَّهُ
 الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ۗ ۸۵

8
10
139
14

476

۷۸) اے رسول (ﷺ)! یقیناً ہم نے آپ سے پہلے کئی رسول ان کی امتوں کی طرف بھیجے تو انھوں نے انھیں جھٹلا دیا اور تکلیفیں دیں مگر انھوں نے ان کے جھٹلانے اور تکلیفیں دینے پر صبر کیا۔ ان رسولوں میں سے کچھ وہ ہیں جن کے واقعات ہم نے آپ کے سامنے بیان کر دیے ہیں اور کچھ وہ ہیں جن کی خبریں آپ سے بیان نہیں کیں۔ کسی رسول کے اختیار میں نہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر اپنی طرف سے اپنی قوم کے پاس کوئی معجزہ لاسکے، اس لیے کافروں کا اپنے رسولوں سے معجزات لانے کا مطالبہ کرنا ظلم ہے۔ پھر جب فتح یا رسولوں اور ان کی قوموں کے درمیان قطعی فیصلے کا حکم الہی آیا تو اس نے ان کے درمیان عدل سے فیصلہ فرما دیا، چنانچہ کافروں کو ہلاک کر دیا گیا اور رسول نجات پا گئے۔ اس وقت جب وہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر رہا تھا تو اہل باطل ناکام و نامراد ہو گئے کیونکہ انھوں نے کفر کر کے خود کو ہلاکت کے گڑھے میں گرا دیا۔

۷۹) اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے اونٹ، گائے اور بکریاں پیدا کیں تاکہ تم ان میں سے بعض پر سوار ہو اور بعض کا گوشت کھاؤ۔
 ۸۰) تمہارے لیے ان مخلوقات میں کئی طرح کے فوائد ہیں جو ہر دور میں بدلتے رہتے ہیں اور ان سے تم اپنے دلوں میں موجود وہ ضرورتیں پوری کرتے ہو جن کی تمہیں چاہت ہو۔ خشکی اور سمندر میں ان کے ذریعے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ان فوائد میں سے نمایاں ترین فائدہ ہے۔

۸۱) وہ پاک رب تمہیں اپنی قدرت اور توحید کی دلیل بننے والی نشانیاں دکھاتا ہے۔ پھر جب تمہارے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں تو تم اس کی کن کن نشانیوں کا اقرار و اعتراف نہیں کرو گے!؟

۸۲) کیا یہ جھٹلانے والے زمین میں چلے پھرے نہیں اور انھوں نے غور و فکر نہیں کیا کہ ان سے پہلے جھٹلانے والی امتوں کا انجام کیا ہوا کہ وہ ان سے عبرت پکڑتے؟! یقیناً یہ امتیں ان سے زیادہ مال و متاع رکھتی تھیں، ان سے زیادہ طاقتور تھیں اور انھوں نے

زمین میں ان سے کہیں زیادہ مضبوط یادگاریں چھوڑیں مگر جب اللہ کا تباہ کرنے والا عذاب ان پر آیا تو جو قوت وہ اکٹھی کرتے رہے، وہ ان کے کسی کام نہ آئی۔

۸۳) جب ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے تو انھوں نے وہ جھٹلا دیے اور اپنے رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات کے خلاف جو معلومات ان کے پاس تھیں، انھی پر ڈٹے رہنے میں خوش محسوس کی اور ان پر وہی عذاب آ گیا جس سے ان کے رسول انھیں ڈرایا کرتے تھے تو وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

۸۴) پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو اس وقت اقرار کرتے ہوئے کہا جب اقرار کرنا بے فائدہ تھا: ہم اکیلے اللہ پر ایمان لائے اور جن شریکوں اور بتوں کی ہم اس کے سوا عبادت کرتے تھے، ان سب کا ہم انکار کرتے ہیں۔

۸۵) مگر ہمارا عذاب اپنے اوپر اتنا دیکھنے کے بعد ان کے ایمان لانے نے انھیں کوئی فائدہ نہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے بارے میں یہ قانون اور دستور پہلے سے چلا آ رہا ہے کہ عذاب دیکھ کر ایمان لانے پر ان کا ایمان انھیں فائدہ نہیں دے گا اور جب عذاب نازل ہو جائے گا تو کافر نامراد ہو جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے انھوں نے خود کو ہلاکت میں ڈال دیا اور عذاب دیکھنے سے پہلے تو بہنکی۔

نوائف: قرآن مجید میں ذکر کیے گئے رسولوں کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے کئی رسول ہو گزرے ہیں جن سب پر ہم مجموعی طور پر ایمان لاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہے کہ اس نے اپنی توحید کی دلیل بننے والی آیات کھول کر بیان کیں۔

باطل پر اترانے اور خوش ہونے کے خطرات اور ایسا کرنے والے کے برے انجام کا بیان ہے۔

ہلاک کرنے والے عذاب کا مشاہدہ کر کے ایمان لانا بے فائدہ ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: اللہ سے اعراض کرنے والوں کی حالت کا بیان اور ان کے انجام کا تذکرہ۔

تفسیر: ① ﴿حم﴾ اس طرح کے حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورہ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

② یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا ہے جو بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

③ یہ ایسی عظیم کتاب ہے جس کی آیتیں پوری طرح اور مکمل طور پر وضاحت سے بیان کر دی گئی ہیں۔ اس قرآن کو جاننے والی قوم کے لیے عربی زبان میں اتارا گیا ہے کیونکہ وہی اس کے معانی سے اور اس میں حق کی طرف جو راہنمائی ہے، اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

④ یہ کتاب ایمان والوں کو اس بہت بڑی جزا کی خوشخبری دینے والی ہے جو اللہ نے ان کے لیے تیار کی ہے اور کافروں کو اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے ڈرانے والی ہے۔ گمراہی کی اکثریت نے اس سے منہ پھیرا اور وہ اس میں آنے والی ہدایت کو قبول کرنے کی غرض سے نہیں سنتے۔

⑤ انھوں نے کہا: ہمارے دل پردوں سے ڈھکے ہوئے ہیں اور وہ اسے نہیں سمجھتے جس کی طرف آپ ہمیں بلا تے ہیں اور ہمارے کانوں میں ایک بوجھ ہے، لہذا وہ اسے نہیں سنتے اور ہمارے اور آپ کے درمیان ایک پردہ ہے، لہذا آپ جو کہتے ہیں، ہم تک اس میں سے کوئی بات نہیں پہنچتی، اس لیے آپ اپنے طریقے پر عمل کریں، ہم اپنے طریقے پر عمل کرتے ہیں اور ہم ہرگز آپ کی پیروی نہیں کریں گے۔

⑥ اے رسول (ﷺ)! ان دشمنی رکھنے والوں سے کہہ دیں: میں تو تمہارے جیسا ایک بشر ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری طرف وحی کرتا ہے کہ تمہارا حقیقی معبود ایک ہی معبود ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ، لہذا تم اس کی طرف پہنچانے والے راستے پر چلو اور اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرو، نیز ہلاکت و عذاب ہے

ان مشرکوں کے لیے جو غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں یا اس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے ہیں۔

⑦ جو لوگ اپنے مالوں کی زکاۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے اور اس میں ملنے والی ہمیشہ کی نعمتوں اور دردناک عذاب کے منکر ہیں۔

⑧ بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے نہ ختم ہونے والا ہمیشہ کا بدلہ ہے اور وہ ہے جنت۔

⑨ اے رسول (ﷺ)! مشرکوں کو ڈانٹتے اور ملامت کرتے ہوئے ان سے کہیں: تم اس اللہ کے ساتھ کیوں کفر کرتے ہو جس نے زمین تو اور بیرون زمین میں پیدا کی۔ تم کیوں اس کے سوا دوسروں کو اس کے ہم زبیر شریک بنا کر ان کی عبادت کرتے ہو؟! جبکہ وہ تمام مخلوقات کا رب ہے۔

⑩ اس نے اس زمین کو قائم رکھنے کے لیے اس میں اوپر سے مضبوط پہاڑ گاڑ دیے تاکہ یہ نہ ڈگ گئے اور اس میں برکت ڈالی کہ اسے اس کے باسیوں کے لیے ہمیشہ کی بھلائی والا بنا دیا۔ مذکورہ دونوں کو ملا کر چار دنوں میں اس زمین میں لوگوں اور جانوروں کی خوراک کا بندوبست کیا اور وہ دیگر دو دن منگل اور بدھ کے ہیں۔ یہ تخلیق کائنات کے بارے میں پوچھنے کا ارادہ رکھنے والے کے لیے مناسب اور پورا جواب ہے۔

⑪ پھر اس پاک رب نے آسمان پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا جبکہ وہ اس وقت دھواں سا تھا تو اس نے اس سے اور زمین سے کہا: تم خوشی سے یا ناخوشی سے میرا حکم مان لو، تمہارے لیے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں، تو ان دونوں نے کہا: ہم بخوشی حاضر ہیں۔ اے ہمارے رب! تیرے ارادے کے بغیر ہمارا کوئی ارادہ نہیں۔

فوائد: ① کافروں نے کفر پراڑ کر اپنے پاس موجود ہدایت کے تمام ذرائع اور وسائل ناکارہ کر لیے۔

② زکاۃ کی قدر و قیمت کا بیان اور یہ کہ یہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔

③ پوری کائنات اور اس میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہے۔

وَرَبُّ السَّجْدَةِ سَاطِرٌ أَوْ طَرَفٌ الْبَيْتِ كَمَا رَتَبَ
سُورَةُ حَمَّ السَّجْدَةِ وَكَيْفَ تَرْتَبُهَا فِي مَقَامِهَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

حَمَّ ① تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ② كَتَبَ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا

عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ③ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ④ فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ

لَا يَسْمَعُونَ ⑤ وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِي الْكِنَّةِ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ وَفِي

أُذُنَانَا وَقُرْءٌ مِّنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فاعْمَلْ إِنَّا نَحْمِلُونَ ⑥

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ

فَأَسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوا ⑦ وَيُولِئِكَ الْمَشْرِكُونَ ⑧ الَّذِينَ

لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ⑨ إِنَّ الَّذِينَ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ⑩ قُلْ إِنِّي كُنتُم

لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ

أندَادًا ⑪ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ⑫ وَجَعَلَ فِيهَا رِوَادًا مِّن قَوْعِهَا

وَبَرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً

لِّلسَّائِلِينَ ⑬ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ

لَهَا وِلْدَارٌ ⑭ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ⑮

﴿12﴾ پھر اللہ تعالیٰ نے جمعرات اور جمعہ دونوں میں آسمانوں کی تخلیق مکمل کی۔ اس طرح آسمانوں اور زمین کی تخلیق چھ دن میں پوری ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر آسمان میں اپنی تقدیر اور اطاعت و عبادت کے احکام کی وحی کر دی۔ ہم نے قریبی آسمان کو ستاروں کے ساتھ سجاد یا اور ہم نے ان کے ذریعے سے آسمان کو شیطانوں کے باتیں چرانے سے محفوظ کیا۔ یہ مذکورہ تمام امور سب پر غالب اس ذات کے مقرر کیے ہوئے ہیں جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنی تخلیق کو خوب جاننے والا ہے۔

﴿13﴾ پھر اگر وہ آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لانے سے منہ موڑ لیں تو اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: میں تمہیں ایک ایسے عذاب کے ٹوٹ پڑنے سے ڈراتا ہوں جیسا عذاب ہود علیہ السلام کی قوم عاد اور صالح علیہ السلام کی قوم ثمود پر آیا جب انھوں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا۔

﴿14﴾ جب ان کے پاس پے در پے ان کے رسول ایک ہی دعوت لے کر آئے جو انہیں حکم دیتے تھے کہ وہ اللہ اکیلے کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں تو ان میں سے کافروں نے کہا: اگر ہمارا رب ہماری طرف فرشتوں کو رسول بنا کر نازل کرنا چاہتا تو وہ انہیں ضرور نازل کرتا۔ ہم تو تمہاری رسالت کے بالکل منکر ہیں کیونکہ تم ہماری طرح بشر ہو۔

﴿15﴾ جہاں تک ہود علیہ السلام کی قوم عاد کا تعلق ہے تو انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کرنے کے علاوہ زمین میں ناحق تکبر بھی کیا اور اپنے آس پاس کے لوگوں پر ظلم کیا۔ انھوں نے اپنی طاقت کے نشے میں کہا: ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟! ان کے خیال میں ان سے زیادہ طاقتور کوئی نہ تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیا: کیا یہ لوگ جانتے اور دیکھتے نہیں کہ جس اللہ نے انہیں پیدا کیا اور انہیں یہ قوت بخشی جس نے انہیں سرکش بنا دیا، وہ ان سے زیادہ طاقت و قوت والا ہے؟! اور جو آیتیں ہود علیہ السلام ان کے پاس لائے، وہ ان کا انکار ہی کرتے رہے۔

﴿16﴾ بالآخر ہم نے خوفناک آواز والی تیز و تند آندھی ایسے دنوں

فَقَضَيْنَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أُمَّهَاتِ
وَزَيْنًا لِّلسَّمَاءِ الدُّنْيَا بِصَابِغٍ وَحِفْظًا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ
الْعَلِيمِ ﴿١٢﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صُِعْقَةً مِّثْلَ صُِعْقَةِ
عَادٍ وَثَمُودَ ﴿١٣﴾ إِذْ جَاءَتْهُمْ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ
خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً
فَأَنبَأَنَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كُفْرًا ﴿١٤﴾ فَأَمَّا عَادُ فَاسْتَكْبَرُوا فِي
الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ
الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿١٥﴾
فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ مَّحْسَبَاتٍ لِّنُنذِرَهُمْ
عَذَابَ الْجَزَاءِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ وَهُمْ
لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٦﴾ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ
فَأَخَذَتْهُمُ صُِعْقَةُ الْعَذَابِ لَوْ كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٧﴾ وَ
نَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿١٨﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ
اللَّهِ إِلَى التَّارِفِهِمْ يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءَهُمْ هَٰذَا شَهِدَ
عَلَيْهِمْ سَعُودُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وُجُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾

میں ان پر بھیج دی جو ان کے لیے منحوس تھے کیونکہ ان میں عذاب تھا تا کہ ہم انہیں دنیا کی زندگی میں ذلت و رسوائی کا عذاب چکھائیں اور آخرت کا عذاب جو ان کے انتظار میں ہے، وہ ان کے لیے زیادہ ذلت آمیز ہوگا اور وہ اس عذاب سے خود کو نجات دلانے والا کوئی مددگار نہیں پائیں گے۔

﴿17﴾ رہی صالح علیہ السلام کی قوم ثمود تو ہم نے ان کے لیے حق کی راہ واضح کر کے انہیں ہدایت دی مگر انھوں نے حق کی راہ پانے پر گمراہی کو ترجیح دی تو انہیں رسوا کرنے والے عذاب کی لٹوک نے ہلاک کر ڈالا اور اس کا سبب وہ کفر اور نافرمانیاں تھیں جو وہ کیا کرتے تھے۔

﴿18﴾ اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور وہ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرتے رہے۔ ہم نے انہیں اس عذاب سے بچا لیا جو ان کی قوم پر آیا۔

﴿19﴾ جس دن اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو آگ کی طرف اکٹھا کرے گا، جہنم کے داروغے اول سے آخر تک ان سب کو جمع کریں گے تو وہ آگ سے بھاگ نہیں سکیں گے۔

﴿20﴾ یہاں تک کہ جب وہ اس آگ کے پاس آجائیں گے جس کی طرف انہیں ہانک کر لایا گیا اور وہ ان اعمال سے انکاری ہو جائیں گے جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے، تو ان کے کان، ان کی آنکھیں اور کھالیں ان کے خلاف ان کے دنیاوی اعمال کی گواہی دیں گی جو وہ کفر اور نافرمانیوں کی صورت میں کیا کرتے تھے۔

❁ **فوائد:** حق سے منہ پھیرنا دنیا و آخرت میں ہلاکت کا باعث ہے۔

❁ تکبر اور قوت کا غرور قبول حق کی راہ میں دور کا وٹیں ہیں۔

❁ کافروں کے لیے دنیا و آخرت کے دونوں عذاب جمع کیے جائیں گے۔

❁ قیامت کے دن انسان کے اعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے۔

وَقَالُوا الْجُلُودُ هُمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ
الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ
سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ
لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٢﴾ وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي
ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٢٣﴾ فَإِنْ
يَصْبِرُوا فَإِنَّ النَّارَ مَثْوًى لَهُمْ وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ
الْمُعْتَبِينَ ﴿٢٤﴾ وَقَيْضَنَا لَهُمْ قُرْنَاءٌ فَرَزَيْنَا لَهُمْ مَّابِينَ
أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ إِنَّهُمْ كَانُوا
خَاسِرِينَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَأَسْمَعُوا هَذَا الْقُرْآنَ
وَالْعَوَاقِبِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا يَقِنَ الَّذِينَ
كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَكُنْزِيَهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا
يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ ذَلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارِ لَهُمْ فِيهَا
دَارُ الْخُلْدِ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿٢٨﴾

﴿21﴾ اور کافر اپنی کھالوں سے کہیں گے: دنیا میں جو اعمال ہم کرتے تھے، تم نے اس بارے میں ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟! تب کھالیں انھیں جواب دیں گی: ہمیں اللہ نے بلوایا ہے جس نے ہر چیز کو بلوایا۔ اسی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا جب تم دنیا میں رہے اور اسی کی طرف تمہیں آخرت میں حساب اور جزا کے لیے بلا یا گیا ہے۔

﴿22﴾ جب تم گناہ کرتے تھے تو اپنے اعضاء سے یہ سمجھ کر چھپتے ہی نہ تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف گواہی بھی دیں گی کیونکہ تم موت کے بعد کسی حساب کتاب اور عذاب و ثواب پر یقین ہی نہیں رکھتے تھے، بلکہ تم یہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے بہت سے اعمال کا علم نہیں اور وہ اس سے اجہل ہیں، اس لیے تم دھوکے میں رہے۔

﴿23﴾ تمہاری اسی بدگمانی نے جو تم نے اپنے رب کے بارے میں کر رکھی تھی، تمہیں ہلاک کر دیا، پھر تم اس وجہ سے گھانا پانے والے لوگوں میں سے ہو گئے جو دنیا و آخرت میں گھائے میں رہے۔

﴿24﴾ اب اگر یہ لوگ صبر کریں جن کے کانوں، آنکھوں اور کھالوں نے ان کے خلاف گواہی دی ہے تو بھی ان کا ٹھکانا جہنم کی آگ ہے جس میں وہ مستقل رہیں گے اور اگر وہ عذاب دور کرنے اور اللہ تعالیٰ کے ان سے راضی ہونے کی درخواست کریں تو انھیں اللہ کی رضا حاصل ہوگی نہ کبھی وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

﴿25﴾ ہم نے شیطانوں میں سے ان کافروں کے ساتھی مقرر کر دیے جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتے تو انھوں نے ان کے برے اعمال دنیا میں انھیں خوبصورت بنا کر دکھائے اور ان کے پیچھے آنے والا آخرت کا معاملہ بھی خوشنما بنا کر ان کے سامنے پیش کیا یہاں تک کہ اس کا ذکر اور اس کے لیے عمل بھی انھیں بھلوا دیا اور ان پر بھی پہلے گزرنے والی انسانوں اور جنوں کی امتوں کے ساتھ عذاب واجب ہو گیا۔ بلاشبہ وہ خسارہ پانے والے تھے کہ انھوں نے قیامت کے دن خود کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم میں داخل کر کے نقصان میں ڈال لیا۔

﴿26﴾ کافر جب دلیل کا جواب دلیل کے ساتھ دینے سے عاجز آگئے تو انھوں نے ایک دوسرے کو تاکید کرتے ہوئے کہا: یہ قرآن جو محمد (ﷺ) تمہیں سناتا ہے، اسے مت سنو اور نہ وہ احکام مانو جو اس میں ہیں اور جب وہ اس کی قراءت کرے تو تم اپنی آوازیں بلند کر کے شور شرابا کرو۔ ہو سکتا ہے کہ اس طرح تم اس پر غالب آ جاؤ اور وہ اس کی تلاوت اور دعوت چھوڑ دے اور یوں ہم راحت و سکون پالیں۔

﴿27﴾ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا، انھیں قیامت کے دن ہم ضرور سخت ترین عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور ان کے شرک اور گناہوں جیسے بدترین اعمال کی سزا کے طور پر ان کا بدلہ انھیں ضرور دیں گے۔

﴿28﴾ یہ مذکورہ سزا آگ ہے جو بدلہ ہے اللہ کے ان دشمنوں کا جنہوں نے اس کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا۔ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے، اس میں کبھی وقفہ نہیں آئے گا۔ یہ ان کے اللہ کی آیتوں کا انکار کرنے اور ان کے واضح اور قطعی دلائل ہونے کے باوجود ان پر ایمان نہ لانے کی سزا ہے۔

فوائد: ﴿اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمانی رکھنا کافروں کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔

﴿کفر اور گناہ انسان پر شیاطین کے غلبے اور تسلط کا سبب ہیں۔

﴿29﴾ اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے والے کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں جنوں اور انسانوں کے وہ دونوں گروہ دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا: ابلیس جس نے کفر کا آغاز کیا اور اس کی طرف دعوت دی اور آدم کا وہ بیٹا جس نے خون بہانے کی بری رسم شروع کی۔ ہم جہنم کی آگ میں انہیں اپنے قدموں کے نیچے روندیں گے تاکہ وہ دوزخ کے سب سے نچلے طبقے والوں میں شامل ہو جائیں جنہیں دوزخیوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب ہوگا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کی سزا کا ذکر کیا تو ساتھ ہی اپنے اولیاء اور دوستوں کی جزا کا تذکرہ بھی کر دیا، چنانچہ فرمایا:

﴿30﴾ بلاشبہ جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، اس کے سوا ہمارا کوئی رب نہیں اور اللہ کے حکم ماننے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچنے رہنے میں ثابت قدمی اختیار کی تو ان کی موت کے وقت فرشتے یہ کہتے ہوئے ان کے پاس آئیں گے: تم موت اور اس کے بعد پیش آنے والی صورت حال سے مت ڈرو اور نہ اس پر غم کرو جو دنیا میں تم جیچے چھوڑ آئے ہو اور اس جنت کی خوشخبری سنو جس کا وعدہ تم سے دنیا میں تمہارے اللہ پر ایمان لانے اور نیک عمل کرنے پر کیا جاتا تھا۔

﴿31﴾ ہم دنیاوی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے، اس لیے تمہیں صحیح راہنمائی فراہم کرتے اور تمہاری حفاظت کرتے تھے اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھی ہوں گے، لہذا تمہارے ساتھ ہماری یہ دوستی ختم ہونے والی نہیں۔ تمہارے لیے جنت میں وہ ساری لذتیں اور دل پسند چیزیں ہیں جن کی تم چاہتے کرو گے اور اس میں تمہاری خواہش کے مطابق ہر طلب پوری ہوگی۔

﴿32﴾ یہ رزق ہے جو تمہارے لیے اس رب کی طرف سے بطور مہمانی تیار کیا گیا ہے جو اپنے ان بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے جو اس کی طرف رجوع کریں (اور) ان پر نہایت رحم کرنے والا بھی ہے۔

﴿33﴾ اس شخص سے اچھی بات کسی کی نہیں جس نے اللہ کی توحید اور

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذِينَ أَخْلَدْنَا مِنَ الْجِنِّ
وَالْإِنْسِ نَجْعَلُهُمَاتَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونُوا مِنَ الْآسَفِلِينَ ﴿٢٩﴾
إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ
تُوْعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلَىٰ بِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا شِئْتُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نَزَّلْنَا مِنْ
عَفْوٍ رَحِيمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ
صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَ
لَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعُ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا
يُلْقِيهَا إِلَّا آذٌ وَحِظٌّ عَظِيمٌ ﴿٣٥﴾ وَإِنَّمَا يَنزِعَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ
فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٦﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُ لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ
إِلَى اللَّهِ خَلْقَهُنَّ إِن كُنتُمْ آيَاةً تَعْبُدُونَ ﴿٣٧﴾ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ
عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ﴿٣٨﴾

4
ع
18السجدة
125

اس کی شریعت پر عمل کرنے کی دعوت دی، اپنے رب کو راضی کرنے والے نیک اعمال کیے اور کہا کہ بلاشبہ میں مسلمان اور اللہ کا فرمانبردار ہوں۔ سو جس نے یہ سارے کام کیے، اس کی بات سب لوگوں سے اچھی ہے۔ ﴿34﴾ نیکیوں اور اطاعت کے کام جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور برائیوں اور گناہ والے کام جو اللہ کو ناراض کرتے ہیں، یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ لوگوں میں سے جو آپ کے ساتھ براسلوک کرے، آپ اس کی برائی کو نہایت اچھے اخلاق سے دفع کریں۔ جب آپ اس کی برائی کو نیکی اور جھلائی کے ساتھ ٹالیں گے تو وہ شخص بھی مشفق دلی دوست کی طرح بن جائے گا جس کی آپ کے ساتھ پرانی عداوت اور دشمنی ہو۔ ﴿35﴾ اس قابل تعریف خوبی کی توفیق صرف ان لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو تکلیفوں اور لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی بدسلوکیوں پر صبر کرتے ہیں۔ اس صبر میں بہت زیادہ بھلائی اور وافر فوائد ہونے کی وجہ سے اس کی توفیق بڑے نصیبی والوں ہی کو ملتی ہے۔ ﴿36﴾ اگر شیطان کسی وقت بھی آپ کو برائی کا موسم ڈالے تو اللہ تعالیٰ (کی رسی) کو مضبوطی سے تھام لیں اور اس کی پناہ پکڑیں، بلاشبہ وہی آپ کی بات سننے والا، آپ کا حال خوب جاننے والا ہے۔ ﴿37﴾ اللہ تعالیٰ کی عظمت و توحید کی دلیل بننے والی نشانیوں میں سے ایک دوسرے کے بعد آنے والے دن اور رات اور سورج اور چاند بھی ہیں۔ اے لوگو! سورج کو سجدہ نہ کرو اور نہ چاند کو سجدہ کرو بلکہ اس اکیلے اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا، اگر تم اس کی صحیح معنوں میں عبادت کرتے ہو۔ ﴿38﴾ پھر بھی اگر یہ تکبر کریں، منہ پھیریں اور اللہ کو سجدہ نہ کریں جو ان کا خالق ہے تو اللہ کے پاس موجود فرشتے ایک ساتھ اس کی تسبیح اور حمد رات دن بیان کر رہے ہیں اور وہ اس کی عبادت سے اتنا متہیج نہیں۔

فوائد: ﴿30﴾ قیامت کے دن پیروی کرنے والوں کی، پیروی کیے جانے والوں کے بارے میں خواہش یہ ہوگی کہ انہیں سخت ترین عذاب ہو۔ ﴿31﴾ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین حق پر ثابت قدمی کی قدر و منزلت بہت عظیم ہے۔ ﴿32﴾ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو عزت و اکرام سے نوازتا ہے اور ان کے اور ان کی اولاد کے معاملات میں ان کی مدد فرماتا ہے۔ ﴿33﴾ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کا مقام و مرتبہ اور اس بات کا بیان کہ یہ سب سے افضل عمل ہے۔ ﴿34﴾ دوسروں کے تکلیف دینے پر صبر کرنا اور برائی کو جھلائی سے ٹالنا دوا ایسے اخلاق ہیں کہ اللہ کی طرف دعوت دینے والا ان کے بغیر دعوت کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ
 اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمَجِي الْمَوْتَى إِنَّهُ عَلَى كُلِّ
 شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا
 أَفَمَنْ يُلْقِي فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اعْمَلُوا مَا
 سَدَّمْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا
 جَاءَهُمْ وَإِنَّ لَهُمْ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ﴿٤١﴾ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
 وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿٤٢﴾ مَا يَقَالُ لَكَ إِلَّا مَا
 قَدُ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ
 أَلِيمٍ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا مَّجْمُوعًا لَقَالُوا أَلَوْ لَا فِصْلَتُ آيَاتِهِ
 ءَأَعْجَبِيَّ وَعَرَبِيٌّ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ﴿٤٤﴾ وَ
 الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقُرْءَانُهُمْ عَمَّى أُولَئِكَ
 يُنَادُونَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٤٥﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ
 فَاخْتَلَفَ فِيهِ وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ
 بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿٤٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
 فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ﴿٤٧﴾

﴿39﴾ اللہ تعالیٰ کی عظمت، توحید اور دوبارہ اٹھانے کی قدرت کی دلیل بننے والی نشانیوں میں سے ہے کہ تم زمین کو دیکھتے ہو کہ اس میں کوئی نباتات نہیں ہوتیں، پھر جب ہم اس پر بارش کا پانی نازل کرتے ہیں تو اس میں چھپائے گئے بیجوں کے پھوٹنے کی وجہ سے وہ حرکت کر کے ابھرنے لگتی ہے۔ بلاشبہ جس نے اس مردہ زمین کو نباتات اگا کر زندگی بخشی، وہ ضرور مردوں کو زندہ کرنے والا اور حساب کتاب کے لیے قبروں سے اٹھانے والا ہے۔ یقیناً وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اس کے لیے مردہ زمین زندہ کرنا مشکل ہے نہ فوت ہونے والوں کو زندہ کر کے ان کی قبروں سے اٹھانے سے وہ عاجز ہے۔

﴿40﴾ بلاشبہ جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کر کے، انہیں جھٹلا کر اور ان میں رد و بدل اور ہر پھیر کر کے صحیح اور درست راہ سے ہٹتے ہیں، ان کا حال ہم سے چھپا نہیں۔ ہم انہیں جانتے ہیں۔ کیا بھلا جو آدمی آگ میں ڈالا جائے، وہ زیادہ اچھا اور افضل ہے یا وہ آدمی جو قیامت کے دن آئے تو عذاب سے بے خوف ہو؟ اے لوگو! تم اچھے یا برے جو چاہو عمل کرو، یقیناً ہم نے تمہارے لیے خیر و شر کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر اچھے برے عمل کو دیکھ رہا ہے۔ تمہارے عملوں میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

﴿41﴾ بلاشبہ جن لوگوں نے اپنے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن آنے کے بعد اس کا انکار کیا، وہ ضرور قیامت کے دن عذاب دیے جائیں گے۔ بلاشبہ وہ کتاب محفوظ اور بڑی با وقعت ہے۔ کوئی تحریف کرنے والا اس میں تحریف کر سکتا ہے نہ کوئی تبدیلی کرنے والا اسے بدل سکتا ہے۔

﴿42﴾ باطل اس کے آگے اور پیچھے سے اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا کہ وہ اس میں کوئی کمی، زیادتی یا تبدیلی کر سکے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا ہے جو اپنی تخلیق، تقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا اور ہر حال میں قابل تعریف ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو جھٹلانے والوں کا ذکر کیا تو ساتھ

ہی رسول اکرم ﷺ کو حوصلہ اور تسلی دینے کے لیے اس جھٹلانے، مذاق کرنے اور جھوٹ باندھنے کا ذکر بھی کر دیا جس کا سامنا آپ سے پہلے آپ کے بھائی انبیاء ﷺ کرتے رہے، چنانچہ فرمایا: اے رسول ﷺ! آپ کو بھی اسی طرح جھٹلانے والی باتوں کا سامنا ہے جس طرح آپ سے پہلے رسولوں کو تھا، لہذا آپ صبر کریں، بلاشبہ آپ کا رب اپنے ان بندوں کو بہت بخشنے والا ہے جو اس کے حضور توبہ کریں اور انہیں سخت سزا دینے والا ہے جو اپنے گناہوں پر اڑے رہیں اور توبہ نہ کریں۔ ﴿44﴾ اگر ہم یہ قرآن عربی زبان کے علاوہ کسی زبان میں نازل کرتے تو ان کے کافر پھر بھی ضرور کہتے: اس کی آیتوں کی وضاحت کیوں نہ کی گئی تاکہ ہم انہیں سمجھتے۔ یہ کیا کہ قرآن عجمی اور جو رسول قرآن لایا وہ عربی؟ اے رسول ﷺ! ان لوگوں سے کہہ دیں: قرآن ان لوگوں کو گمراہی سے ہدایت کی طرف لانے والا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کے رسولوں کی تصدیق کی اور ان کے سینوں میں جہالت وغیرہ کی جو بیماریاں ہیں، یہ ان سے شفا ہے۔ اور جو لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے، ان کے کانوں میں بوجھ اور بہرہ پن ہے اور یہ قرآن ان کے حق میں اندھا پن ہے جسے وہ نہیں سمجھتے۔ مذکورہ صفات والے لوگوں کا حال ان لوگوں کی طرح ہے جنہیں دور دراز جگہ سے پکارا جائے تو وہ پکارنے والے کی آواز کیسے سنیں گے! ﴿45﴾ یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو تورات عطا کی تو اس میں اختلاف کیا گیا، چنانچہ ان لوگوں میں سے کچھ وہ تھے جو اس پر ایمان لائے اور کچھ نے اس کا انکار کر دیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ عہد نہ ہوتا کہ وہ قیامت کے دن بندوں کے درمیان ان امور کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے تو وہ تورات میں اختلاف کرنے والوں کے درمیان ضرور فیصلہ کر دیتا، سچے اور جھوٹے کو ذلیل کر دیتا۔ بلاشبہ کافر قرآن کے بارے میں بے چین کر دینے والے شک میں پڑے ہیں۔ ﴿46﴾ جس نے کوئی نیک عمل کیا، اس کے نیک عمل کا فائدہ اسے ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کسی کا نیک عمل کوئی فائدہ نہیں دیتا اور جس نے کوئی برے عمل کیا، اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔ مخلوق میں سے کسی کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑتی۔ وہ ہر ایک کو ضرور وہی بدلہ دے گا جس کا وہ ہتکار ہے۔ اے رسول ﷺ! آپ کا رب اپنے بندوں پر ذرہ برابر ظلم کرنے والا نہیں، لہذا وہ ان کی کوئی نیکی کم کرے گا نہ ان کے گناہوں میں کوئی اضافہ کرے گا۔

خواتم: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ہر طرح کی تبدیلی اور رد و بدل سے محفوظ رکھا اور اگلی کتابوں کے برعکس اس کی حفاظت کی ذمہ داری اس نے خود اٹھائی۔ ﴿47﴾ قرآن مجید کو عرب کے مشرکین کی زبان میں نازل کر کے ان پر قطعی حجت قائم کر دی گئی۔ ﴿48﴾ اللہ تعالیٰ سے ظلم کی نفی اور اس کے لیے عدل کا اثبات ہے۔